دُعائے

ابو حمزہ ثمالی

مُترجم
ابو منصور

ناشر: فضلِ ربی فاؤنڈیشن۔ الفاطمہ لمیٹڈ
فیڈرل بی ایریا۔ کراچی

پریس : احمد برادرز پرنٹرز

تعداد : ایک ہزار
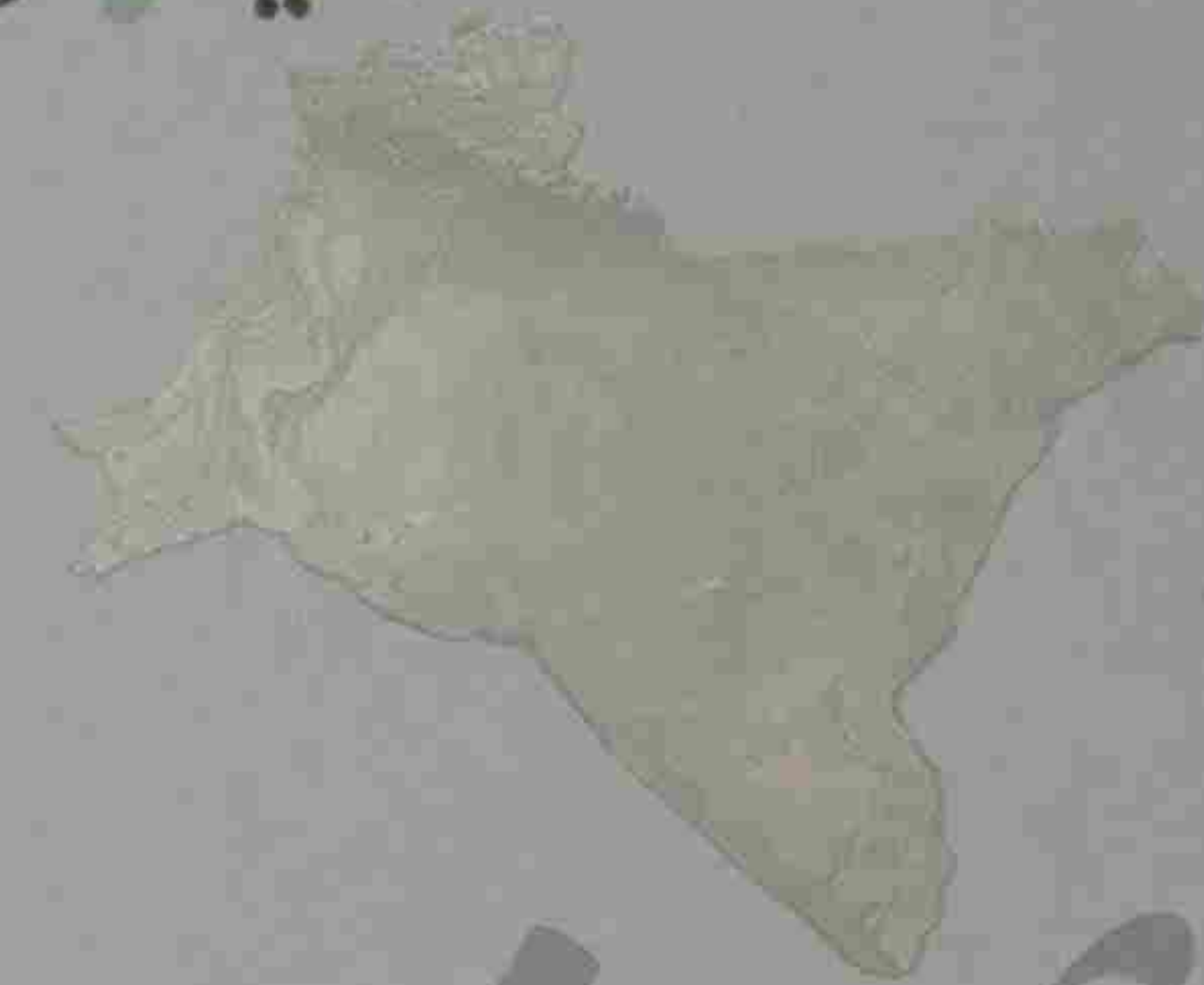
ملنے کا پتہ :

۱- فضلِ ربی فاؤنڈیشن۔ الفاطمہ لمیٹڈ
فیڈرل بی ایریا۔ کراچی

۲- مکان نمبر ۴۴۔ ایس بلاک۔۲ پی ای سی ایچ کراچی

۳- بی ۲۸/۱۱ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی ۳۸

دُعائے

ابو حمزہ ثمالی

اور

دو اور دلپذیر دُعائیں

مُترجّم

ابو منصور

انتساب

اہلبیتِ اطہار اپنی دعاؤں اور مناجاتوں میں جس حُسنِ اسلوب اور وسعت نظر سے مجھ ایسے خاطی اور گنہگار بندوں کے جذبات کی عکاسی کرتے ہیں، اس کیف کا اندازہ جناب سید شفا احمد نقوی (مرحوم) الملقّب بہ ادیم نقوی جیسے عارفِ ربّانی اور محرمِ اسرارِ اہلبیت کو ہوتا ہے اور جب وہ معصومین کی ادعیہ کو اپنی زبان پر جاری فرماتے تھے تو ایک نیا شعورِ زندگی ملتا تھا۔ یہ صرف اُن کے فیوض کا نتیجہ ہے کہ یہ کتابچہ آپ کی خدمت میں ابو منصور صاحب کے مکمّل تعاون سے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس لئے یہ کتابچہ ممدوح کے اسمِ گرامی و نامِ نامی سے معنون کرتا ہوں،

مومنین سے درخواست ہے کہ اس کتابچہ کو ملاحظہ فرمائیں تو بغرض ایصالِ ثواب مرحوم سورۂ فاتحہ تلاوت فرما کر مستوجب ثوابِ دارین ہوں، نیز ابو منصور صاحب جو بیمار ہیں، کی صحت کے لئے دعا فرما کر مستوجبِ ثوابِ دارین ہوں۔

نیاز کیش

مرغوب احمد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ ناشر

عرصہ سے مخلص احباب کی خواہش رہی ہے، کہ دعائے ابوحمزہ ثمالی جس کا عربی متن مفاتیح الجنان میں ہمیشہ شامل رہا ہے اور جس کی ایک طباعت ایرانی میں فارسی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ اردو ترجمہ پیش کردیا جائے تاکہ مومنین بیشتر از پیشتر اس دعا سے استفادہ فرما سکیں، ابومنصور صاحب جن کی ذات محتاجِ تعارف نہیں ہے، نے اپنی علمی، ادبی، دینی اور دوسری مصروفیات کے باوجود اس ناچیز کی درخواست پر مکمل ترجمہ کر دیا ہے، خدا ان کو جزائے خیر دے۔

بعض احباب کی خواہش یہ بھی رہی ہے کہ اس دعا کے تشریح طلب جملوں کی تشریح اس کتابچہ میں شامل کر دی جائے، اس بارے میں عرض یہ ہے کہ میں نہ صرف اپنی علمی بے بضاعتی، محدودِ فکر اور کوتاہ نظری سے آگاہ ہوں بلکہ وقت کی قلت بھی آڑے آرہی ہے، لہٰذا دعا کے چند جملوں کی مختصر تشریح پیشِ خدمت ہے۔

بعض احباب نے اس سلسلہ میں یہ بھی اصرار فرمایا تھا کہ دعا کے ضروری آداب و شرائط وغیرہ کو مقدمۂ دعا کے طور پر بیان کر دیا جائے، تاکہ مومنین دعا سے مکمل استفادہ کر سکیں۔ مجھے یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ارشاد القلوب (اردو ترجمہ) جس میں ایک مکمل باب اس موضوع پر موجود ہے اور حجۃ الاسلام جناب مفتی جعفر حسین صاحب کے صحیفہ کاملہ (اردو ترجمہ اور حواشی) جس کے مقدمہ میں اس بارے میں سیر حاصل بحث موجود ہے، عوام کو آسانی سے دستیاب نہیں۔ لہٰذا جو کچھ اس کتابچہ میں اس بارے میں درج کر رہا ہوں، انہیں کتب سے استفادہ کے بعد اور جذبۂ تشکر سے دو اور دل پذیر دعاؤں کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔ والسلام

بندۂ مذنب، محتاجِ دعا، مرغوب احمد

مکان نمبر ۴۴۔ ایس۔ بلاک نمبر ۲۔ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس، کراچی ۲۹ ۲۱

پیش لفظ

پیغمبرِ خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خالق و مخلوق کے درمیان دوہرا واسطہ بن کر تشریف لائے تھے۔ رسول ہونے کی حیثیت سے احکامِ خداوندی کو اس اسلوب سے مخلوق تک پہنچانا تھا کہ جو منشائے ایزدی کے عین مطابق ہو تاقیامِ قیامت دینِ اسلام کی ذمہ داری بھی آپ ہی کو سونپی گئی تھی، کیونکہ آپ کے بعد قیامت تک کسی اور نبی کو نہیں آنا تھا۔ اور حق تو یہ ہے کہ آپ اُس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم آب و گِل کے درمیان تھے، جیسا کہ خود حدیثِ رسالتمآب میں ہے۔ کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔ اور رحمتہ للعالمین ہونے کی حیثیت سے معروضاتِ مخلوقات آداب و وقارِ خداوندی کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہوئے اس انداز سے پیش کرنا تھا کہ نمائندگیٔ خلق کا حق ادا کرنے میں ذرہ برابر کوتاہی نہ ہو اور عالمین کے ذرہ ذرہ کے ساتھ اس قدر رحم کرنا تھا کہ جس کا وہ مستحق ہو، بغیر اس کے کہ کسی اور فرد یا ذرہ کی حق تلفی ہو۔ اگر آپ اپنی ظاہری حیاتِ دنیوی سے پہلے اور حیاتِ دنیوی کے بعد ذرہ ذرہ پر رحم کرنے سے قاصر رہتے تو مطلق حیثیت سے تمام عالموں کے لئے رحمت نہیں کہلا سکتے تھے۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ آپ کو ہر عالم کی ابتدا سے پہلے موجود ہونا چاہئے تھا، تاکہ جس طرح ہدایتِ انسان کے لئے انسانوں کی تخلیق سے پہلے حضرت آدمؑ ہادی بن کر آئے۔ اسی طرح عالمین کے لئے رحمت کے فرائض ادا کرنے والے اوّلِ مخلوق بن کر تشریف لائے، تاکہ جو جو عالم وجود میں آتا جائے، اس کی مخلوق رحمت سے فیضیاب ہوتی جائے۔ اس بارے میں مسلّمہ حدیث موجود ہے:۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ جس سے واضح ہے کہ فی الواقعہ آپ اوّل مخلوق ہی ہیں۔ اور حضرت علی اُسی نور کے ایک جزو ہیں۔ اور یہ نور علم بھی تھا، عقل بھی تھا، روح بھی تھا، کیونکہ دوسری مستند احادیث میں اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعِلْمَ۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الرُّوْحَ وغیرہ موجود ہیں، ظاہر ہے کہ اگر صرف نورِ ختمی مرتبت ہی اوّل مخلوق ہو تو پھر مندرجہ بالا دوسری احادیث صحیح نہیں ہو سکتیں

یہی وجہ ہے کہ ختمی مرتبت کی مندرجہ بالا صفات کو سن کر نہ ماننے والے یہ کہہ دیتے تھے کہ آپ وہ رسول نہیں ہیں جیساکہ قرآن میں مرقوم ہے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۔ (پارہ تیرہ رکوع ۱۳)

(ترجمہ:۔ اور (اے رسول) کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم پیغمبر نہیں ہو۔ (اے رسول کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے اللہ کافی ہے، اور وہ جس کے پاس علم الکتاب موجود ہے۔

الکتاب کونسی کتاب ہے، جس کا علم اُس شخص کے پاس ہے جس کا تذکرہ مندرجہ بالا آیت میں ہوا، اس کے متعلق قرآن میں وضاحت موجود ہے۔

(ا) وَمَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ (پارہ ۷ رکوع ۱۰)

(ترجمہ)، ہم نے اس مخصوص کتاب میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔) پھر ارشاد ہوا۔

(ii) وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (پارہ ۷، رکوع ۱۳)

ترجمہ:۔ اور نہ کوئی تر، اور نہ کوئی خشک چیز ہے مگر یہ کہ وہ واضح کتاب میں موجود ہے۔

ظاہر ہے کہ اُس شخص کو جسے اللہ نے اپنے علاوہ رسول کا گواہ قرار دیا ہے۔ اس کتاب کا جس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہے اور ہر خشک وتر کا اُس میں ذکر ہے، تمام علم ہو پھر اسکی قدرت کس قدر ہوگی، جبکہ وہ شخص جس کو الکتاب کا کچھ علم تھا، دربارِ حضرتِ سلیمان میں بیٹھے بیٹھے چشم زدن سے پہلے تختِ بلقیس جو کئی من وزن رکھتا تھا کئی سو میل دور سے یعنی ملکِ سبا سے لے آیا، جیسا کہ قرآن میں ہے۔

قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ (پارہ ۱۹، رکوع ۱۸)

ترجمہ:۔ وہ شخص جس کے پاس کتاب (خدا) کا کسی قدر علم تھا بولا کہ میں آپ

کی پلک جھپکنے سے بھی پہلے تخت کو آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں۔

توجس کے پاس الکتاب کا علم یعنی تمامئے علم موجود ہو اُسی کو تو امام مبین کہا جائے گا۔

جیسا کہ خود قرآن میں ارشاد ہوا:۔

كُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ (پارہ ۲۲ رکوع ۱۸)

(ترجمہ:۔ ہر شئے کو ایک صریح امام میں گھیر دیا ہے۔)

سابقہ گفتگو سے واضح ہے کہ امام مبین کائنات کی ہر شئے پر تصرف کلی رکھتا ہے، اس میں تامل کی ضرورت نہیں ہے، نصف صدی پہلے تو شاید اس بات کو بھی ماننا دشوار تھا کہ بجلی سے چلنے والی مشین دو چار منٹ کے اندر اتنا کام کر سکتی ہے جس کو چار ہزار آدمی ایک سال میں بمشکل ختم کرتے تھے، مگر کمپیوٹر کی ایجاد کے بعد اس امر میں کوئی شک باقی نہیں رہا، یہ سب کارگزاری کمپیوٹر میں نہ ہو، اگر اس کمپیوٹر کی حرکت میں کوئی برقی طاقت کار فرما نہ ہو، اور یہ طاقت ایک مادی نور ہے، اب بتائیں کہ کیا اشکال رہ جاتا ہے، اس مخلوق کی کارکردگی کے متعلق جس کو قادر مطلق اپنے بہترین نور سے خلق فرمائے اور ہر چیز پر اسے مطلع کر کے قدرت عطا فرما دے۔

اللہ کی طرف سے دو ہی چیزیں مخصوص نازل ہوئی تھیں، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَّكِتَابٌ مُّبِينٌ (پارہ ۶ رکوع ۷)

(ترجمہ:۔ تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور (محمدی) اور کتاب روشن آچکی ہیں۔) اور رسالتمآب دنیا سے رخصت ہونے سے قبل یہ فرما رہے تھے۔

اِنِّی تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي اَهْلَبَيْتِي مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِىْ۔ لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَىَّ الْحَوْضَ۔

(ترجمہ:۔ بے شک میں تمہارے درمیان دو گرانبہا چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میرے اہلبیت، اگر تم نے ان سے مضبوط

تمسک قائم رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے، یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہونگے حتیٰ کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس واپس پہنچیں۔

رسول اللہ صلعم کی ایک مسلمہ حدیث میں یہ بھی ارشاد ہوا تھا:۔

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔ مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ الْبَابَ۔

ترجمہ:۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، جو علم حاصل کرنا چاہے وہ دروازے پر آئے۔ یعنی باب العلم علی کی طرف رجوع کرے۔ اور علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام بار بار یہی فرمایا کرتے تھے:۔

سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ اِنِّیْ اَعْلَمُ طُرُقَ السَّمٰوٰتِ خَیْرًا مِّنْ طُرُقَاتِ الْاَرْضِ

ترجمہ:۔ جو کچھ پوچھنا چاہو مجھ سے پوچھ لو، پیشتر اس کے کہ مجھے نہ پاؤ، میں آسمان کے راستوں کو زمین کے راستوں سے بہتر جانتا ہوں۔

غرض خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ بننے والے افراد اہلبیت رسول کے بعد بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے رہے، اور چونکہ ان کے پاس علم اور قدرت موجود تھے، ان کی طرف لوگوں کے دل بھی جھکنے لگتے تھے، امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنی ایک مختصر دعا میں اچھوتے پیرایہ سے محمدؐ و آلِ محمدؐ کی فضیلت کو ظاہر فرمایا ہے:۔

اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ خَصَّ مُحَمَّدًا وَّاٰلَہٗ بِالْکَرَامَۃِ وَحَبَاھُمْ بِالرِّسَالَۃِ وَخَصَّصَھُمْ بِالْوَسِیْلَۃِ وَجَعَلَھُمْ وَرَثَۃَ الْاَنْبِیَاءِ وَخَتَمَ بِھِمُ الْاَوْصِیَاءَ وَالْاَئِمَّۃَ وَعَلَّمَھُمْ عِلْمَ مَا کَانَ وَعِلْمَ مَا بَقِیَ وَجَعَلَ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ

عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔

ترجمہ:۔ اے وہ اللہ جس نے محمدؐ و آلِ محمدؐ کو بزرگی اور عزت کے ساتھ مخصوص کیا، جنہیں منصبِ رسالت عطا کیا اور ان کو وسیلہ بنا کر امتیاز بخشا۔ اور ان سب کو انبیاء کا وارث قرار دیا، اور جن کے ذریعہ اوصیاء اور آئمہ کا سلسلہ ختم کیا، اور جنہیں گزشتہ اور آئندہ کا علم سکھایا، اور لوگوں کے دلوں کو جن کی طرف مائل کیا، یا رالہا محمدؐ اور ان کی پاکیزہ آل پر رحمتیں نازل فرما اور ہمارے ساتھ دین، دنیا اور آخرت میں وہ برتاؤ کر جس کا تو سزاوار ہے۔

ورودِ کربلا سے اختتامِ اسیری تک جو مصائب اہلبیت پر گزرے، آپ ان سے بخوبی واقف ہیں۔ زمانہ کے حالات کو دیکھ کر امام زین العابدینؑ نے اپنی دعاؤں اور مناجاتوں کے ذریعہ معرفتِ خداوندی کے گرانبہا سرمایہ کو مسلمانوں کے سپرد کیا، علامہ ابن جوزی نے اس مجموعہ ادعیہ سے متاثر ہو کر جو بیان دیا، اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

حضرت زین العابدینؑ علی ابن الحسینؑ انشاء و تحریر اور اللہ سبحانہٗ سے تکلم و خطاب اور اس کے حضور مناجات کے سلسلہ میں مسلمانوں پر حقِ تعلیم و اُستادی رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ اگر حضرت نہ ہوتے تو مسلمان یہ نہ جان سکتے کہ وہ اللہ سبحانہ سے کس طرح خطاب کریں اور کس طرح اُس سے اپنی حاجتیں طلب کریں، اور یہ حضرت ہی نے مسلمانوں کو سکھایا ہے کہ اگر توبہ کرو تو یہ کہو اور طلب باران کرو تو یہ کہو اور دشمن کا خطرہ ہو تو یہ کہو۔"

حلقہ بگوشانِ اہلبیت نے امام زین العابدینؑ کی ادعیہ کو اپنے روزانہ ورد میں شامل کر لیا اور حفظ و سماعت اور نقل و کتابت کے ذریعہ یہ ذخیرہ جسے چھٹی صدی ہجری میں زبورِ آلِ محمدؐ اور انجیلِ اہلبیت کے ناموں سے بھی یاد کیا جانے لگا تھا، اسلامی دنیا میں پھیل گیا، تاہم مسلمان پورے طور پر اس سے روشناس نہ ہو سکے۔ گزشتہ صدی کے اواخر میں جب مرکزِ علم جامع ازہر میں آناد

خیالی بڑھی، ایک نوجوان ہندوستانی طالبعلم نے استاذ فیلسوف طنطاوی جوہری کی توجہ صحیفہ کاملہ کی طرف مبذول کروائی تو اس کا بغور مطالعہ شروع ہوا۔ بڑے بڑے علماء اور پروفیسروں نے اس پر مبسوط مقالے لکھے، علامہ طنطاوی جوہری کے بیان کا ترجمہ یہ ہے:۔

"جب میں نے صحیفۂ کاملہ کے مندرجات پر گہری نظر ڈالی تو مجھ پر ہیبت طاری ہوگئی اور ان دعاؤں کی عظمت میرے دل میں جاگزیں ہوگئی اور میں نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے! کیونکر مسلمان اب تک اس ذخیرے سے ناواقف رہے اور کس طرح صدیوں اور پھر صدیوں تک خوابِ غفلت میں مبتلا رہے، اور انہیں احساس نہ ہوا کہ اتنا بڑا علمی ذخیرہ خدا نے ان کے لئے مہیا کر رکھا ہے۔ اگر وہ ان خزانوں کو کھول کر دیکھیں اور ان کے اسرار و رموز پر مطلع ہوں تو سمجھیں کہ سُنّی اور شیعہ فرقے دونوں خواہ مخواہ کے لئے باہمی افتراق میں مبتلا ہیں اور باہمی عداوت کے نشہ میں سرشار ہیں۔"

کیوں نہ ہو کلام الامام امام الکلام ہوتا ہے، وہ تو خالق اور مخلوق کے درمیان رابطہ بن کر آتا ہے، تفریق بین المسلمین کا کیا ذکر وہ تو ہر مسلک کے انسان کو خدا کی عبدیت پر مستعد کرتا ہے۔

دعا کے چند جملوں کی مختصر تشریح

یوں تو دعائے ابو حمزہ ثمالی کا ہر جملہ ایک مخلص عبد یعنی امام کی پکار سے مملو ہے۔ اور معرفتِ بزرگ و برتر خدا پر دلیل ہے۔ اور اس کے اندر محاسنِ کلام اور خوبیاں لاتعداد ہیں مگر مجھ ایسا ناچیز و کم علم کہاں ان کو بیان کر سکتا ہے۔ سطحی نظر سے جو چند جملے مجھے جاذبِ نظر محسوس ہوئے۔ وہ آپ کی خدمت میں اس مقام پر درج کر رہا ہوں، ان پر تبصرہ مقصود نہیں ہے اور نہ میرے لئے ان کی تشریح کا حق ادا کرنا ممکن ہے۔ اصل مقصد تو ان کی طرف آپ کی توجہ منعطف کرنا ہے، تاکہ آپ غور و فکر سے قربتِ خداوندی حاصل فرما سکیں۔

(١) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَائِلُ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ صِدْقٌ وَاسْئَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا وَلَيْسَ مِنْ صِفَاتِكَ يَا سَيِّدِيْ اَنْ تَاْمُرَ بِالسُّؤَالِ وَتَمْنَعَ الْعَطِيَّةَ وَاَنْتَ الْمَنَّانُ بِالْعَطِيَّاتِ عَلٰى اَهْلِ مَمْلَكَتِكَ وَالْعَائِدُ عَلَيْهِمْ بِتَحَنُّنِ رَاْفَتِكَ۔

(ترجمہ:۔ اے خدا تو نے فرمایا ہے اور تیری بات درست ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے "اللہ سے اس کے فضل میں سے کچھ مانگو، بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے۔ اور میرے آقا یہ تیری شان نہیں ہے کہ تو سوال کا حکم تو دے مگر (سوال ہونے پر) عطا کو روک دے، درانحالیکہ تو اپنی مملکت والوں کو عطا کرنے میں بہت بخشش والا ہے، اور انکی طرف رحیمانہ شفقت سے متوجہ ہونے والا ہے۔)

اس دعائیہ جملہ میں امام زین العابدین خدا کو اس کے حکم دربارۂ طلبِ فضل کی یاددہانی کروا رہے ہیں، حکم کے الفاظ اپنی زبان پر جاری کرنے سے پہلے اس کے قول کو درست اور اس کے وعدے کو سچا کہہ کر یاد کرتے ہیں تاکہ الفاظ حکم کی اہمیت دوبالا ہو جائے اور بندگانِ خدا کو براہِ راست مخاطب کئے بغیر عملاً تلقین فرمارہے ہیں کہ خدا کو ہر قدم راست گو اور سچا وعدہ کرنے والا سمجھ کر آگے بڑھو۔ اور ایک با معرفت بزرگ کی زبان سے تصدیق ہو جانے کے بعد قولِ خدا میں کوئی وسوسہ حائل نہ ہو سکے، اور وسوسہ آ بھی جائے تو فوراً امام کا قول یاد آجانے پر زائل ہو جائے آپ اس امر پر بھی پوری نظر جمائے رہیں کہ قرآن میں جو فضل خدا کے بارے میں سوال کرنے کا حکم ہے اس کو درج کرنے کے بعد اس کی تعمیل میں جو کچھ کہنا چاہیئے تھا، دعائیہ جملے میں اس کے بارے میں کوئی ذکر موجود نہیں، اور اگر کچھ اس ذیل میں دعا میں فرما دیتے تو کلام بلیغ نہ رہتا، حکم کے الفاظ درج کر دینا اور اس کے متعلق اپنے عقیدہ کا اظہار الفاظِ حکم سے پہلے بیان کر دینا خود سوال کرنے

کے مترادف ہوگیا، اس لئے آگے بڑھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آقا تیری صفت یہ تو نہیں ہے کہ سوال کرنے کا حکم دیکر سوال ہونے پر عطا کا انکار کردے، یہ پُر زور جملہ پوری معرفت خداوندی کے بغیر کسی زبان سے نہیں نکل سکتا۔ اور نہ امام اتنا عرض کردینے پر اکتفا کرتے ہیں بلکہ گویا اپنے مشاہدے اور تجربے کی بنا پر فرماتے ہیں کہ تیرا سلوک تو پیہم بخشش و عطا اور شفقت و رحم کا رہتا ہے، جو کچھ امام زین العابدینؑ نے فرمایا اس کا مؤید امیرؑ المومنین کا وہ بیان ہے جس کے کچھ حصے کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"یہ نہیں ہوسکتا کہ خداوند عالم اپنے بندے کے لئے دعا کا دروازہ تو کھول دے اور قبولیت کا دروازہ اس کے لئے بند کردے۔ حالانکہ وہ کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو، میں قبول کرتا ہوں۔ اور یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا توبہ کا دروازہ کھول کر مغفرت کا دروازہ بند کردے، کیونکہ وہ کہتا ہے کہ وہ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں کو معاف کردیتا ہے۔"

(۱) اَللّٰهُمَّ لَمْ اَعْصِكَ حِيْنَ عَصَيْتُكَ وَاَنَا بِرُبُوْبِيَّتِكَ جَاحِدٌ وَلَا بِاَمْرِكَ مُسْتَخِفٌّ وَلَا لِعُقُوْبَتِكَ مُتَعَرِّضٌ وَلَا لِوَعِيْدِكَ مُتَهَاوِنٌ لٰكِنْ خَطِيْئَةٌ عَرَضَتْ وَسَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ وَغَلَبَنِيْ هَوَايَ وَاَعَانَنِيْ عَلَيْهَا شِقْوَتِيْ. وَغَرَّنِيْ سِتْرُكَ الْمُرْخٰى عَلَيَّ فَقَدْ عَصَيْتُكَ وَخَالَفْتُكَ بِجُهْدِيْ فَالْاٰنَ مِنْ عَذَابِكَ مَنْ يَسْتَنْقِذُنِيْ وَمِنْ اَيْدِي الْخُصَمَاءِ غَدًا مَنْ يُخَلِّصُنِيْ وَبِحَبْلِ مَنْ اَتَّصِلُ اِنْ اَنْتَ قَطَعْتَ حَبْلَكَ عَنِّيْ۔

(ترجمہ:۔ اے میرے معبود میں نے جب تیری نافرمانی کی تو ایسی نافرمانی نہیں کی کہ گویا میں تیری ربوبیت کا منکر ہوں، یا تیرے حکم کو خفیف سمجھتا ہوں

یا تیری عقوبت کا منکر ہوں، بلکہ خطائیں واقع ہوگئیں کیونکہ میرے نفس نے
ان کو میرے لئے زینت دی، اور میری خواہشات نے مجھ پر غلبہ کیا اور میری
بدبختی نے ان کی اعانت کی، اور تیری پردہ پوش روش سے میں دھوکا کھا گیا
اور میں نے پوری کوشش سے تیری معصیت کی، پس اب مجھے تیرے عذاب
سے کون نجات دے گا، اور کل مجھے دشمنوں کے ہاتھوں سے خلاصی دینے والا
کون ہوگا، اور اگر تو اپنی رسّی کو مجھ سے منقطع کرلے تو پھر میں کس کے دامن
میں پناہ لے سکوں گا۔)

اس دعائیہ جملہ میں ہم گنہگاروں کی تعلیم کی غرض سے امام نے اپنے لفظوں میں جو دعا
کی ہے اس میں وکالت کا حق ادا کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تیری نافرمانی اس وجہ سے نہیں ہوئی
کہ میں (۱) تیری ربوبیت کا منکر ہوا۔ (۲) تیرے حکم کو خفیف سمجھا (۳) تیری عقوبت سے انکار
کیا، یا (۴) تیرے وعدوں کو بے وقعت جانا، بلکہ میں نے پوری کوشش سے تیری معصیت اور
مخالفت اس لئے کی کہ۔

(۱) میرے نفس نے خطاؤں کو میری نظر میں زینت دی۔

(۲) میری خواہشات مجھ پر غالب ہوگئیں۔

(۳) میری بدبختی خواہشات کی معاون بن گئی۔

(۴) تیری پردہ پوش روش سے دھوکا کھا گیا۔

اس دعا کے الفاظ کے ذریعہ امام نے ہر خاطی انسان کو اپنے ضمیر کو ٹٹولنے کا موقع فراہم کیا
ہے تاکہ وہ اندازہ لگائے کہ اس کے گناہوں کا سبب (۱) تا (۴) وجوہات (جو امام نے گنوائی ہیں) میں
سے ایک وجہ یا زیادہ وجوہات ہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی وجہ نہیں ہے تو اصلِ اصولِ دین یعنی
توحید پر ضرب نہیں لگی اور معصومین کا توسل ڈھونڈنے سے خطاؤں کے بہل ہو جانے کا امکان
ہے، اور جن لوگوں کے دامن ہنوز گناہ سے آلودہ نہیں ہیں، ان کو بھی متنبہ کیا ہے کہ (۱) تا (۴) وجوہات

میں سے کوئی وجہ تمہارے گناہ کے ارتکاب کا سبب نہ بننا چاہیئے، اور جن وجوہات سے خطائیں (۱) تا (۴) کی شقوں میں ہوسکتی ہیں گنوا کر گنہگار کو شعور بخشا ہے کہ آئندہ وہ ان میں سے ہر ایک وجہ سے بھی دھوکا کھانے سے بچ جائے۔

اِلٰهِي اِنْ قَدْ دَنَا اَجَلِي وَلَمْ يُقَرِّبْنِي مِنْكَ عَمَلِي فَقَدْ جَعَلْتُ الْاِعْتِرَافَ اِلَيْكَ بِذَنْبِي وَسَائِلَ عِلَلِي اِلٰهِي اِنْ عَفَوْتَ فَمَنْ اَوْلٰى مِنْكَ بِالْعَفْوِ وَاِنْ عَذَّبْتَ فَمَنْ اَعْدَلُ مِنْكَ فِي الْحُكْمِ۔

(ترجمہ:۔ میرے معبود اگر میری موت قریب آ پہنچی ہے اور میں اپنے عمل کو تیرا مقرّب نہ کرسکا ہوں تو میں تیرے حضور اپنے گناہ کے اعتراف کو اپنے عذر کا وسیلہ بناتا ہوں، میرے معبود اگر تو معاف کردے، تو تجھ سے بڑھ کر درگزر کرنے والا کون ہے اور اگر تو عذاب کرے تو تجھ سے بڑھ کر حکم میں عدل کرنیوالا کون ہے)

اس دعائیہ جملہ میں خدا سے مخاطب ہو کر ہماری توجہ تین امور کی طرف دلا رہے ہیں۔

(۱) گناہ کے بعد توبہ میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ یہ علم نہیں کہ موت کب آجائے گی۔

(۲) بقایا عمر (جو نہیں معلوم کب ختم ہو جائے) تو بہ پر باقی رہ کر عمل صالح بجالاتے رہنا چاہیئے

(۳) اس پر بھروسہ نہ کرتے ہوئے کہ عمل صالح بجالانے تک زندہ رہے گا۔ یہ بھی کہے کہ اگر خاطی کو عمل صالح بجالانے کی مہلت موت نہ دے سکے تو خاطی اپنے گناہ کے اعتراف ہی کو اپنے عذر کا وسیلہ قرار دے رہا ہے۔ تاکہ اس کی نیّت کا خلوص ہی عمل کے مترادف سمجھ لیا جائے۔ اور اسی پر اجر مرتّب ہو جائے۔

اِلٰهِي وَسَيِّدِي اِنْ كُنْتَ لَا تَغْفِرُ اِلَّا لِاَوْلِيَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ فَاِلٰى مَنْ يَفْزَعُ الْمُذْنِبُوْنَ وَاِنْ كُنْتَ لَا تُكْرِمُ اِلَّا اَهْلَ الْوَفَاءِ بِكَ فَبِمَنْ يَسْتَغِيْثُ الْمُسِيْئُوْنَ اِلٰهِي اِنْ اَدْخَلْتَنِي النَّارَ فَفِي ذٰلِكَ سُرُوْرُ عَدُوِّكَ وَاِنْ اَدْخَلْتَنِي الْجَنَّةَ فَفِي

ذٰلِكَ سُرُوْرُ نَبِيِّكَ وَاَنَا وَاللّٰهِ اَعْلَمُ اَنَّ سُرُوْرَ نَبِيِّكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ مِنْ سُرُوْرِ عَدُوِّكَ۔

(ترجمہ:۔ اے میرے معبود اور میرے آقا اگر تو اپنے دوستوں اور فرمانبرداروں کے سوا کسی کو نہیں بخشتا تو گنہگار کس کی طرف رُخ کریں اور اگر تو اپنے وفاداروں کے سوا کسی کو عزت نہ بخشے تو پھر سیاہ کار کس کو مدد کے لئے پکاریں، اے میرے معبود اگر تو نے مجھے جہنم میں داخل کیا تو اس میں تیرے دشمن کی خوشی ہوگی اور اگر تو نے مجھے جنت میں داخل کیا تو اس میں تیرے نبی کی خوشنودی ہوگی اور بخدا میں جانتا ہوں کہ تجھے اپنے نبی کی خوشی اپنے دشمنوں کی خوشنودی سے زیادہ محبوب ہے۔)

اس دعائیہ جملہ میں امام نے گنہگاروں کو مغفرت کے حصول کے لئے نئے انداز سے تعلیم دی ہے، گنہگاروں کی اچھوتی وکالت کرتے ہوئے خدا سے ہی سوال کرتے ہیں کہ اگر تو اپنے دوستوں اور فرماں برداروں کے علاوہ کسی کو نہیں بخشتا تو پھر گنہگار کس کو پکاریں اور اگر وہ صرف عقیدتمندوں کو ہی عزت وتکریم کے قابل سمجھتا ہو تو سیاہ کاروں کی مدد کون کرے، اب آپ ہی بتلائیں کہ بارگاہ ایزدی سے کیا جواب مل سکتا ہے؟ مندرجہ ذیل آیت شاہد ہے کہ خدا تو سیاہ کاروں کو شیطان کے بندے کہنے کی بجائے اپنے بندے جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، کہہ کر خطاب کر رہا ہے:۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (پارہ ۲۴ رکوع ۳)

(ترجمہ:۔ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، بے شک اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے،

اور تحقیق وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔)

نہ صرف یہ کہ اپنے بندے کہہ کر پکار رہا ہے، بلکہ حکم دیتا ہے کہ خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے، اور وہی تو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور جب ان کی ڈھارس بندھا چکا تو بخشش حاصل کرنے کا آسان طریقہ بھی تعلیم دینے کی غرض سے خود ہی ارشاد فرما رہا ہے:۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (پارہ ۵ رکوع ۶)

(ترجمہ:۔ اور جب انہوں نے (نافرمانی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تو اگر تمہارے پاس چلے آتے اور خدا سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت چاہتے تو وہ اللہ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے۔)

لہٰذا حضرت امام زین العابدینؑ کی گنہگاروں کے متعلق استدعا کا بحقِ قرآن جواب یہی ہوا کہ گنہگار رسول اللہؐ کی خدمت میں جائیں، وہاں اللہ سے استغفار کریں، اور رسول سے شفاعت طلب کریں، اگر نبیؐ مرتبت ان کی استغفار سے متاثر ہو کر ان کی شفاعت کر دیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ رسول کی خوشنودی کی خاطر گنہگار کی توبہ قبول کرے گا، اور نتیجہ میں رسول مسرور ہو جائیں گے۔ یہاں اس امر کو بھی ملحوظ خاطر رکھنے گا کہ امام زین العابدینؑ نے گنہگاروں کی اچھوتی وکالت کی ہے جب یہ کہا کہ خاطی کا جہنم میں ورود شیطان کی خوشی کا باعث اور اس کا جنت میں دخول رسول کے سرور کا باعث ہوگا، مگر یہ دعا نہیں فرمائی کہ بدیں وجہ خطاکاروں کو جنت میں داخل فرما دے۔ اس کے دو سبب ہیں، ایک تو یہ کہ ایسا کہنا خطاکاروں کی حوصلہ افزائی ہوتی، دوسرے یہ کہ کلام بلاغت سے گر جاتا، کنایہ تصریح سے بلیغ تر ہوتا ہے۔ کنایہ سے کام لے کر اور بغیر کسی لفظ کو استعمال کئے ہوئے گنہگار کو مایوسی کے گڑھے سے نکال کر شفاعتِ رسول کے دروازے پر پہنچا کر اپنا فریضہ باحسن طریق انجام دے دیا۔

(۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا لَا اَجَلَ لَہٗ دُوْنَ لِقَائِکَ اَحْیِنِیْ مَا اَحْیَیْتَنِیْ عَلَیْہِ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا تَوَفَّیْتَنِیْ عَلَیْہِ وَابْعَثْنِیْ اِذَا بَعَثْتَنِیْ عَلَیْہِ وَاَبْرِءْ قَلْبِیْ مِنَ الرِّیَآءِ وَالشَّکِّ وَالسُّمْعَۃِ فِیْ دِیْنِکَ حَتّٰی یَکُوْنَ عَمَلِیْ خَالِصًا لَکَ ۔

(ترجمہ): اے معبود میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو تیری ملاقات سے قبل کبھی ختم نہ ہو، مجھے اس پر زندہ رکھ جب تک تو مجھے زندہ رکھے، اور اسی (ایمان) پر مجھے موت دے جب تو مجھے دنیا سے اٹھائے، اور مجھے اسی (ایمان) پر دوبارہ زندگی عطا فرما جب تو مجھے دوبارہ زندہ فرمائے، اور جہاں تک تیرے دین کا تعلق ہے میرے دل کو ریا، شک اور ستائش جوئی سے پاک کر دے۔ یہاں تک کہ میرا تمام عمل خالص تیری خوشنودی کے لئے ہو جائے۔

اس دعائیہ جملہ میں امامؑ دنیوی زندگی کی بہترین اشیاء کو بارگاہِ ایزدی سے ہمیں تعلیم دینے کی غرض سے طلب فرما کر ہماری خصوصی توجہ اس امر کی طرف مبذول کر رہے ہیں کہ ہر قدم پر اور ہر مرحلۂ زندگی میں صحیح ایمان کی موجودگی اور سلامتی ازبس ضروری ہے، چونکہ دنیا دار العمل ہے، اور آخرت دار الجزاء، لہٰذا دنیا میں عمل ہی عمل ہمارے ذمہ ہے اور جزا یہاں نہیں ہے، اور آخرت میں جزاء ہی جزاء ہے، وہاں موقعۂ عمل نہیں ہے، اس لئے دنیا میں صرف ایمان لانا کافی نہیں۔ صحیح ایمان کے مطابق عمل کر لینا بھی ازبس ضروری ہے، یوں تو ہر شخص حسنِ ظن رکھتا ہے کہ وہ ایمان سے مشرف ہو چکا ہے، مگر ہو سکتا ہے کہ وہ ایمانداروں کے زمرہ میں کبھی داخل نہ ہوا ہو۔ اس زمانہ کی بات کو بھی چھوڑ دیجئے، زمانۂ رسول میں لوگ رسول کی خدمت میں پہنچ کر اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں تو قرآن میں یہ ارشاد ہوتا ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۴)

(ترجمہ:۔ دیہاتی عربوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے (اے رسول) کہدو کہ تم ایمان نہیں لائے، بلکہ یہ کہو کہ ہم اسلام لائے، اور ابھی ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔)

پس معلوم ہوا کہ زبانی طور پر خدا کی وحدانیت کا اقرار، رسول کی رسالت کا اقرار اور قیامت کے دن کا اقرار کر لینا ایمان نہیں ہے، بلکہ یہ صرف اسلام یعنی ظاہری طور پر مان لینے کے مترادف ہے، ایمان تب آتا ہے جب مذکورہ بالا اقراروں اور ان کے ملحقات میں زبان کے ساتھ دل بھی شامل ہو جائے، اور جب دل شامل ہو جاتا ہے تو پھر صحیح ایمان کے مطابق عمل بھی شروع ہو جاتا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (پارہ ۲۶ رکوع ۱۴)

(ترجمہ:۔ (سچے) مومن تو بس وہی ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انہوں نے اس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہ کیا اور اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا، یہی لوگ (دعوئ ایمانی میں) سچے ہیں)

آپ بخوبی واقف ہیں کہ اس آیۂ قرآنی کے آغاز میں لفظِ حصر "اِنَّمَا" موجود ہے جس کے لفظی معنیٰ "بجز اس کے نہیں" یا "بس" یا "صرف" کے ہوتے ہیں، مطلب یہ ہوا کہ مومن بس یا صرف وہی ہیں جو نہ صرف اللہ پر ایمان لائے ہوں، بلکہ رسول پر بھی دل سے ایمان لائے ہوں، اور پھر انہیں خدا کی توحید یا رسول کی رسالت میں کبھی شک نہ ہوا ہو، اور اس کے بعد انہوں نے نہ صرف اپنے مالوں سے بلکہ اپنی جانوں سے بھی اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو، جن میں یہ چار شرطیں موجود ہوں، صرف وہی ایمان کے دعوے میں سچے ہیں، اگر ایک شرط بھی کم ہو جائے، مثلاً اس کو رسول کی رسالت میں شک واقع ہو جائے یا وہ اپنے مال یا جان سے اللہ کی راہ میں جہاد نہ کر سکے

تو اس آیۂ وافی ہدایہ کے مطابق وہ سچا ایماندار نہیں ہے۔

جنگِ احد میں مسلمان میدانِ جنگ یا جہاد سے منہ موڑ گئے، تو کفار کے حملے سے رسول اللہ ایک گڑھے میں گر گئے اور آپؐ کے دو دندانِ مبارک شہید ہو گئے، ادھر حضرت علیؑ تنہا دشمنوں (کافروں) کا مقابلہ کرتے رہے، اور جب دشمنوں کو دور ہٹا دیتے تو پھر حفاظتِ رسول اللہ صلعم اور انکی خدمت میں مصروف ہو جاتے۔ اس وقت رسالتمآب صلعم نے حضرت علیؑ سے پوچھا "تم بھی میدان چھوڑ کر جانے والوں کے ساتھ کیوں نہ چلے گئے؟" انہوں نے جواب دیا۔ أَأَكْفُرُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ۔

(ترجمہ: "کیا میں ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرتا؟")

یہ جملہ سننے کے بعد ختمی مرتبت خاموش ہو گئے۔ اگر یہ بات قرآن یا احادیث کی روشنی میں غلط ہوتی تو رسالتمآبؐ خاموش نہ رہتے۔ آپ کی خاموشی حضرت علیؑ کے جواب کی تائید ہے۔ اس لئے کہ جسطرح ہر قول و فعلِ رسولؐ قابلِ تقلید ہے اسی طرح ہر وہ قول و فعل بھی لائقِ تقلید ہے جو رسول کی موجودگی میں کوئی دوسرا شخص کہے یا کرے اور رسالتمآب اُس کی تردید نہ کر دیں اور اسی کو تقریرِ رسول کہتے ہیں، لہٰذا ہمیں اپنی کسی فرصت میں غور کر لینا چاہیے کہ آیا ایمان ہمارے اندر داخل بھی ہوا ہے کہ نہیں، اور کہیں ہم غلط فہمی میں مبتلا تو نہیں کہ ہم صاحبِ ایمانِ صحیح ہیں نیز اپنا تقابل قرآن میں مذکور مومنین کے ساتھ کر کے بھی ہم اپنی صحیح حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں، سورہ المومن میں جناب حزقیل مومنِ آلِ فرعون جن کے متعلق قرآن یہ کہتا ہے کہ وہ اپنا ایمان چھپاتے تھے۔ کا حال ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کس طرح حضرت موسیٰؑ کی حمایت میں بیان دے رہے تھے۔ خدا کو وہ بیان اتنا پسند آیا کہ تمام کا تمام شاملِ قرآن کر دیا، اس بیان کا تتمہ آپؑ نے اس فقرے پر کیا: وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔ (پارہ ۲۶۔ رکوع ۱۰)

(ترجمہ:۔ اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں کیونکہ وہ تو بندوں سے بخوبی واقف ہے)

ظاہر ہے کہ قوم فرعون کو فرعون کے بھڑکانے کا موقع میسر آ چکا تھا۔ اور انہوں نے حزقیل کو جو ولیعہدِ فرعون بھی تھے سزا دلوانے کی انتہائی مکروہ کوشش بھی کی، مگر ایک سچے مومن کے دلی جذبات کا

اظہار بذریعہ زبان خدا کو معاملہ سپرد کرنے کے بارے میں ہو چکا تھا، تو قرآن میں آئندہ آنے والے مومنوں کی اطلاع کے لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرما دیا :-

فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا (پارہ ۲۴-رکوع ۱۰)

(ترجمہ :- اللہ نے انکی (قوم فرعون کی) تدبیروں کی برائی سے اُسے (مومن آلِ فرعون کو) محفوظ کر دیا۔

اسی طرح حضرت موسیٰ کے مقابل آنے والے جادوگروں کا حال بھی قرآن میں دیکھ لیجئے، جب عصائے موسیٰ نے اژدہا بنکر جادوگروں کی لاٹھیاں اور رسیاں جو جادو کے زور سے دوڑتی ہوئی سیپولئے نظر آرہی تھیں، نگل لیا تو جادوگر سجدے میں گر گئے اور کہا "ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لے آئے ہیں" فرعون نے کہا "میری اجازت سے قبل کیونکر ایمان لے آئے؟ میں تمہارے ہاتھوں اور ٹانگوں کو خلاف سے کاٹ دوں گا اور تم کو سولی پر لٹکا دوں گا" اس نے شدید عذاب میں مبتلا کرنے کا ذکر بھی کیا، مگر جادوگروں کے ایمان سے لبریز الفاظ جو سورہ طٰہٰ میں درج ہیں، ملاحظہ فرمائیے :-

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ؕ (پارہ ۱۶ رکوع ۱۲)

(ترجمہ :- انہوں نے کہا کہ ایسے واضح و روشن معجزات پر جو ہمارے سامنے آئے اور جس (خدا) نے ہم کو پیدا کیا اس پر ہم تم کو کسی طرح ترجیح دے نہیں سکتے، تو جو تجھے کرنا ہو کر گزر، تو صرف ہماری دنیاوی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے)

تو دیکھا آپ نے ان کے ایمانی تیوروں کو، بات یہاں تک ختم نہیں ہوئی، بلکہ اللہ نے تمام جملے جوان نئے مومنوں کی زبان سے نکلے قرآن میں درج فرما دیئے ہیں، القصہ صبح اٹھے کافر تھے، دوپہر کو ایمان لائے، اور مرتے دم تک جو ایذائیں انہیں دی گئیں، برداشت کر کے جنت

میں داخل ہو گئے، ایمان ایک عزت ہے جو اللہ عطا کرتا ہے اور انیس النفس میں مرقوم ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جس کو اللہ عزت عطا کرے اسے اس بات سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، کہ وہ ہمارا پیروکار بن جائے، اگرچہ اسے سوکھی گھاس کے سوا دنیا کی کوئی چیز میسّر نہ آئے: (دیکھئے رہنمائے نفس صفحہ ۸۴) واقعتاً امام کا یہ جملہ صحیح بھی ہے اور قابلِ غور بھی۔ اگر سچا ایمان حاصل ہو جائے تو حیاتِ دنیوی کی کیا قدر رہ جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ زیرِ غور دعائیہ جملے میں امام زین العابدینؑ اس صحیح ایمان کے لئے استدعا فرما رہے ہیں جس کو خدا سے ملاقات تک بقا رہے، اسی پر زندگی تمام ہو، اسی پر موت واقع ہو، اسی پر حشر نشر کی منزلیں طے ہوں، اور اگر اس منزل تک ایسا ایمان ساتھ دے تو پھر وہ جزا کے بعد اور مستحکم ہو جائے گا ختم نہیں ہو گا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْزَلْتَ فِیْ كِتَابِكَ اَنْ نَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنَا وَقَدْ ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا فَاعْفُ عَنَّا فَاِنَّكَ اَوْلٰى بِذٰلِكَ مِنَّا وَاَمَرْتَنَا اَنْ لَا نَرُدَّ سَائِلًا عَنْ اَبْوَابِنَا وَقَدْ جِئْتُكَ سَائِلًا فَلَا تَرُدَّنِیْ اِلَّا بِقَضَآءِ حَاجَتِیْ وَاَمَرْتَنَا بِالْاِحْسَانِ اِلٰى مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُنَا وَنَحْنُ اَرِقَّآؤُكَ فَاَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ۔

(ترجمہ: اے معبود تو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ ہم اس کو معاف کر دیں جس نے ہم پر ظلم کیا ہے، اور بے شک ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے، پس تو ہمیں معاف کر دے کیونکہ ہمارے مقابل تو اس کا زیادہ اہل ہے، اور تو نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کسی سائل کو اپنے دروازے سے نہ لوٹائیں، اور تحقیق میں تیرے پاس سائل بن کر آیا ہوں، پس مجھے نہ لوٹا بغیر میری حاجت روائی کے، اور تو نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اپنے مملوک کے ساتھ نیکی کریں اور ہم تیرے غلام ہیں، پس ہماری گردنوں کو دوزخ سے نجات دے۔)

اس دعائیہ جملہ میں امام زین العابدینؑ نے اپنی استدعا میں مندرجہ ذیل احکامِ خداوندی کا ذکر کر کے ہماری توجہ مبذول کی ہے۔

(i) اگر کوئی تم پر ظلم کرے تو تم اُس کو معاف کر دو۔

(ii) اپنے در کے سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ، اور

(iii) اپنے مملوک کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

اور پھر خدا سے دعا کی ہے (i) ہمیں اس لئے معاف کر دیا جائے کہ ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے۔ اور خدا ہمارے مقابل زیادہ اہل ہے کہ ہمیں معاف کر دے (ii) ہم سائل بن کر آئے ہیں اس لئے ہماری حاجت روائی کے بغیر ہمیں واپس نہ لوٹایا جائے (iii) ہم خدا کے غلام ہیں، پس وہ ہمیں دوزخ کی آگ سے نجات دے۔ ظاہر ہے کہ احکامِ خداوندی کو یاد دلا کر جو درخواستیں امامؑ نے کی ہیں، وہ وہی شخص کرنے کا مستحق ہے جس نے مذکورہ احکام پر عملی طور پر اطاعت کی ہو، ورنہ ان درخواستوں کے کرنے والے کا موقف یہ ہوگا کہ اگرچہ وہ خود احکامِ خداوندی کے بجالانے میں قاصر رہا ہے، خدا اس کی فروگزاشتوں سے قطع نظر کرتے ہوئے۔ اس کی درخواستوں کو منظور فرمالے۔ خدا چاہے تو مواخذہ نہ کرے، مگر فطرت کا اصول عمومی تو یہی ہے "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے"۔ یا "آج جو بوئے گا کاٹے گا کل"۔ پس معلوم ہوا، کہ امامؑ دعا کے پردہ میں ہمیں تعلیم دے رہے ہیں کہ احکامِ خداوندی سب انسان کی منفعت کے لئے دیئے گئے ہیں، پہلے رضا و رغبت سے ان پر عمل کر لینا چاہئے تاکہ خدا سے اپنی حاجتوں کے طلب کرنے کا استحقاق پیدا ہو جائے۔ اور عطیات بیشتر از بیشتر خدا کی بارگاہ سے ملتے رہیں، ورنہ خدا لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کر سکتا ہے، جو وہ لوگ دوسروں سے دنیا میں کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں ہنگامِ محشر ایک شخص کو حساب کتاب کے لئے بارگاہِ ایزدی میں پیش کئے جانے کا ذکر درج ہے، فرشتے عرض کریں گے: "خدایا، اس آدمی نے دنیا میں کوئی نیک کام نہیں کیا۔ ہر دم گناہوں کے ارتکاب میں مصروف رہتا تھا، اور اپنے ماتحت لوگوں سے کبھی کسی جرم پر

گرفت نہ کرتا تھا اور سزا نہ دیتا تھا، جس سے ارتکابِ جرم میں زیادتی ہوتی تھی" بارگاہِ ایزدی سے حکم ہوگا" اس کو جنت میں داخل کردو۔ اگر یہ بندہ ہوکر اپنے مملوکوں کو سزا نہ دیتا تھا، تو میں خدا ہوکر اُسے کیسے سزا دوں؟" قدرت کا یہی اصول ہر ہر امر میں کارفرما نظر آتا ہے، حضرت موسیٰؑ جب قارون کو زمین میں دھنسا چکے اور کوہِ طور پر پہنچے تو وہاں موسیٰؑ کو خدا نے خطاب کرتے وقت بالکل وہی الفاظ استعمال کئے (یابن اللادی جو خود موسیٰؑ نے قارون کو پکارتے وقت کہے تھے (حضرت موسیٰؑ اور قارون دونوں کے مورثِ اعلیٰ لادی تھے) بلکہ لہجہ بھی ویسا ہی سخت تھا جیساکہ حضرت موسیٰؑ کا قارون کو زمین میں دھنساتے وقت تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے جب اس امر پر حیرت کا اظہار کیا تو پروردگار نے فرمایا" موسیٰ تم نے بھی قارون سے اسی طرح کلام کیا تھا، موسیٰ قارون اس لئے زمین میں دھنس گیا کہ وہ بار بار تم سے سوال کرتا رہا، اگر وہ مجھ سے سوال کرلیتا تو میں اس کی درخواست کو مسترد نہ کرتا۔" سچ ہے ؎

از مکافاتِ عمل غافل مشو — گندم از گندم جو ز جو

دعا کے آداب و شرائط اور طریقہ

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ دعا کے معنی ہیں بندے کا اللہ کی بارگاہ میں ذلت وخواری اور تضرع وزاری وخضوع کے ساتھ فقر و فاقہ کا اظہار کرنا، جب کوئی بندہ یہ اظہار کردے تو جو کچھ عبدیت کی وجہ سے اس پر لازم تھا، وہ اس نے کردیا۔ اب اللہ کی مشیت اس کے قبول کرنے میں کارفرما ہوتی ہے، جتنا عطا کرنا وہ بندے کے لئے باعثِ مصلحت سمجھتا ہے اور جس قدر بندے کے سوال کو پورا کرنے کے عدل وحکمتِ خداوندی مقتضی ہوتے ہیں، اس قدر دعا قبول ہوجاتی ہے، کیونکہ اس کا جود وکرم اس کی حکمت ومصلحت سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ خدائے تعالیٰ اگر دعا کو پورا قبول نہ کرے تو یہ بخل کے سبب سے نہیں ہوتا اور

نہ فقر کی وجہ سے اور ظاہر ہے کہ اگر حق سوال کرنے والوں کی خواہشات کا اتباع کرے تو آسمان و زمین اور جو چیزیں ان میں ہیں وہ فاسد ہو جائیں جیسا قرآن میں ارشاد ہوا:۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَ هُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ (پارہ ۱۸ رکوع ۴)

کیونکہ دعا کرنے والا اس چیز کے متعلق جسے وہ اپنے لئے مصلحت سمجھتا ہے، دعا کرتا ہے لیکن خدا اس کی مصلحت کو زیادہ جانتا ہے۔ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے میرے بندو، میری اطاعت کرو، ان چیزوں میں جن کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے اور مجھے نہ سکھاؤ کہ کون سی چیزیں تمہاری مصلحت میں داخل ہیں۔ رسالتمآب صلعم نے فرمایا "افضل عبادت دعا ہے" پھر فرمایا کہ دعا عبادت کا گودا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مومن کا ہتھیار اور دین کا ستون دعا ہے۔ امیر المومنین علیؑ فرماتے ہیں کہ دعا مومن کی سپر ہے۔ جب تم بار بار دروازہ کھٹکھٹاؤ گے تو وہ تمہارے لئے کھول دیا جائے گا۔ امام زین العابدینؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں کہ دعا بلا و مصیبت کو ٹال دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (پارہ ۲۴ رکوع ۱۱)

(ترجمہ:۔ اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا، وہ لوگ جو غرور و تکبر کی وجہ سے میری عبادت سے منہ موڑ لیتے ہیں، وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔)

مفسرین نے اس آیت میں عبادت سے دعا کو مراد لیا ہے، کیونکہ دعا عبادت ہی کا ایک شعبہ ہے، امام زین العابدینؑ بھی اس کی تائید فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔

فَسَمَّيْتَ دُعَاءَكَ عِبَادَةً وَتَرْكَهٗ اِسْتِكْبَارًا وَتَوَعَّدْتَ عَلٰى

تَرْكِهِ دَخُوْلَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۔

(ترجمہ۔ تونے دعا کا نام عبادت رکھا ہے، اور اس کے ترک کو غرور سے تعبیر کیا ہے اور اس کے ترک پر جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہونے سے ڈرایا ہے۔)

اب آیئے قرآن کی ایک آیت وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (پارہ ۲۴ رکوع ۱۱) پر ایک نظر اور ڈالیں۔ بظاہر اس میں قبولیت دعا کا وعدہ مطلق ہے، مگر اس آیت میں لفظ "لَكُمْ" میں "ل" کا حرف لام منفعت کہلاتا ہے۔ یعنی ترجمہ یوں بھی کیا جاتا ہے کہ "تم مجھے پکارو، تمہاری منفعت ہو تو میں اسے قبول کروں گا، لہٰذا اب جو وعدہ اس آیت سے مستنبط ہوا وہ مطلق نہ رہا، اور اگر یہ وعدہ مطلق بھی تصور کر لیا جائے تو چونکہ قرآن کا بعض بعض کی تفسیر کرتا ہے۔ اس لئے اگر کسی دوسری آیت میں قید لگی ہوئی پائی جائے۔

مثلاً مندرجہ ذیل آیت پر غور فرمالیں:۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ۔ (پارہ ۷ رکوع ۱۰)

(ترجمہ:۔ بلکہ اسی کو پکاروگے پھر اگر وہ چاہے گا تو جس کے واسطے تم نے اسے پکارا ہے، اسکو دفع کردیگا، اور تم انہیں جنہیں اسکا شریک ٹھہراتے ہو بھول جاؤگے۔)

اس آیت میں بَلا کے دفع کرنے کے لئے جو دعا کی گئی ہے اس کو اگر اللہ کی مشیت ہو تو قبول کرے گا، تو یہ مشیت کی قید نہ صرف اسی آیت میں لگی ہوئی سمجھی جائے گی بلکہ آیت، زیر غور یعنی، قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں بھی اسی طرح لگی ہوئی متصور ہوگی، کیونکہ اللہ فرماتا ہے:

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ (پارہ ۲۱ رکوع ۴)

(ترجمہ:۔ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔)

یہ تصور قائم نہیں ہو سکتا کہ وہ وعدہ تو مطلق کرے مگر ایفائے وعدہ کے وقت قید لگا دے اور چاہے تو پورا کرے اور نہ چاہے تو نہ کرے، ویسے بھی اگر ایک آیت میں مطلق وعدہ ہو اور دوسری میں مشروط وعدہ ہو تو پھر یہ کلام اللہ کی طرف سے آیا ہوا نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ وہ خود فرماتا ہے:۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا۔ (پارہ ۵ رکوع ۸)

(ترجمہ:۔ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔ اگر خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بڑا اختلاف پاتے۔)

لہٰذا قرآن میں کہیں کچھ اور دوسری جگہ کچھ اور ہونا ممکن نہیں، یعنی اختلاف نہیں ہو سکتا، لہٰذا ایک آیت میں لگی ہوئی قید باقی آیتوں میں بھی جو اس بارے میں ہوں، لگی ہوئی سمجھی جائے گی، اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ کے معنی یہی لئے جائیں گے "تم مجھے پکارو، تمہاری منفعت یا مصلحت ہوئی تو میں قبول کروں گا"۔

پیشتر اس کے کہ ہم آگے بڑھیں، اور مبادیات اور اس کی شرائط وغیرہ کو بیان کریں، دو سوالوں پر غور کر لینا مناسب معلوم ہوتا ہے، پہلا سوال تو یہ ہے کہ اگر اللہ کے علاوہ کسی کو لوگ پکاریں تو کیا جن کو پکارا گیا ہے وہ مدد کر سکتے ہیں، اس کے جواب میں مندرجہ ذیل تین آیتوں کو بمعہ ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے، تاکہ آپ خود غور فرمالیں:۔

(۱) وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآىٕهِمْ غٰفِلُوْنَ (پارہ ۲۶ رکوع ۱)

(ترجمہ:۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے، جو خدا کے سوا ایسی ذات کو پکارے جو اسے قیامت تک جواب ہی نہ دے اور اس کو ان کے پکارنے کی خبر تک نہ ہو۔)

(۲) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍؕ
اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا
لَكُمْ. (پارہ ۲۲ رکوع ۱۴)

(ترجمہ:۔ اُسے (یعنی خدا کو) چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ چھوہارے کی گٹھلی کی جھلی کے برابر بھی تو اختیار نہیں رکھتے، اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے۔ اور اگر (بالفرض محال) سنیں بھی تو تمہاری دعائیں قبول نہیں کر سکتے۔)

(۳) وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا (پارہ ۹ رکوع ۱۴)

(ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جنہیں تم خدا کے سوا (اپنی مدد کو) پکارتے ہو، نہ تو وہ تمہاری مدد کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں۔ اور اگر تو انہیں ہدایت کی طرف بلائے گا، تو وہ سن بھی نہ سکیں گے۔)

ان تینوں آیات سے ظاہر ہے کہ جن کو مدد کے لئے پکارا گیا، وہ دعا کرنے والوں کی پکار کو قیامت تک نہیں سن سکتے یا ان کو پکار کا مطلقاً علم نہیں ہو پاتا، نیز وہ تو چھوہارے کی گٹھلی کی جھلی کی برابر بھی اختیار نہیں رکھتے، وہ پکارنے والوں کی مدد کی استطاعت نہیں رکھتے بلکہ وہ خود اپنی مدد نہیں کر سکتے، تو ظاہر ہے کہ ان کو پکارنا بالکل بے سود ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا کٹھن مرحلوں میں مثلاً زلزلوں کے وقت کانوں اور سمندروں کے اندر حوادث میں، طوفانوں کے وقت، پہاڑوں کے گرنے کے وقت وغیرہ وغیرہ، خدا کے علاوہ کسی کو پکارنے کا خیال بھی آسکتا ہے؟ اس کے جواب میں مندرجہ ذیل آیات میں وضاحت موجود ہے:۔

(۱) قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا

وَّخُفْیَۃً ۔ (پارہ ۷، رکوع ۱۴)

(ترجمہ:۔ ان سے (اے رسول) پوچھو کہ تم کو خشکی اور تری کے (گھٹاٹوپ) اندھیروں سے کون چھٹکارا دیتا ہے جس سے تم گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعائیں مانگتے ہو۔ (کیونکہ وہاں تو غیر اللہ مدد کو پہنچنے سے رہے۔)

(۲) قُلْ اَرَءَیْتَکُمْ اِنْ اَتٰکُمْ عَذَابُ اللّٰہِ اَوْ اَتَتْکُمُ السَّاعَۃُ اَغَیْرَ اللّٰہِ تَدْعُوْنَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ہ بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْہِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِکُوْنَ ۔ (پارہ ۷، رکوع ۱۰)

(ترجمہ:۔ (اے رسول) ان سے پوچھو کہ اگر تمہارے سامنے خدا کا عذاب آجائے یا تمہارے سامنے قیامت ہی آ کھڑی ہو تو تم اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہو (تو بتاؤ مدد کے واسطے) کیا خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو پکارو گے؟ (نہیں) بلکہ اسی کو پکارو گے۔ پھر اگر وہ چاہے تو جس کے واسطے تم نے اسے پکارا ہے اسے دفع کر دیگا۔ اور جن کو اس کا شریک بنایا تھا بھول جاؤ گے۔

ظاہر ہے کہ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں غیر اللہ تو پہنچ ہی نہیں سکتا، مثلاً کانوں کی تہ میں حوادث کے وقت اور سمندر کے اندر بیڑوں کے غرق ہونے کے وقت سیلابوں اور طوفانوں کی یلغار کے وقت، چٹانوں کے یک لخت گرتے وقت، زلزلوں کے تیز جھٹکوں کے وقت، فطری طور پر انسان ایسے مواقع پر خدا کو پکارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ناگہانی دباؤں کے وقت جو ڈاکٹروں کی سمجھ میں ہی نہ آتی ہوں، مجبوراً خدا کو پکارنا پڑتا ہے۔ تو خدا خود کہتا ہے کہ (اے رسول) ان سے پوچھو کہ تمہیں ایسے حادثات سے کون نجات دلوا سکتا ہے اور تم کیوں اس کو مدد کے لئے چپکے چپکے پکارتے ہو، اور قیامت کے آثار ہویدا ہوں یا کسی عذاب کی گھڑی سر پر منڈلا رہی ہو تو سچ بتاؤ کہ کیا تم غیر اللہ کو پکارو گے؟ نہیں بلکہ ایسے کٹھن وقت میں خدا کو پکارنے کے سوا چارہ نہیں ہے، اور ان لوگوں کو جن کو تم خدا کا شریک

گردانتے تھے، ایسے شریکوں کو کیوں کٹھن اوقات میں بھول جاتے ہو؟ اور تمہارے پکارنے پر اگر وہ مناسب سمجھے گا تو تمہاری بلا ٹال دے گا، تو پھر یہ غور کیوں نہیں کرتے کہ جو آڑے وقت میں کام آسکتا ہے، جو مشرق اور مغرب کا رب ہے، اور جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، ہر موقع پر اسی کو کارساز کیوں نہ بنا لیا جائے۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا (پارہ ۲۹ رکوع ۱۳)

آدابِ دعا:۔ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ دعا اعلیٰ قسم کی عبادت ہے، لہٰذا دعا مانگنے والے کو چاہئے کہ وہ باوضو ہو اور قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے ہو، اور آدابِ دعا میں سے ہے کہ شریف مقامات پر پہنچ کر دعا کرے، اور اوقاتِ شریفہ (خصوصاً سحر کا وقت جس کے متعلق قرآن میں ارشاد ہے:۔ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا (پارہ ۲۹ رکوع ۱۳)

(ترجمہ:۔ تھوڑی رات رہے اٹھنا خوب (نفس کا) پامال کرنے والا ہے اور خدا کو پکارنے کے لئے بہترین وقت ہے)

اور نماز کے بعد اور عقیق یا اس کے نگینے والی انگوٹھی پہن کر دعا کرے۔

دعا کا طریقہ:۔ (۱) حمدِ خدا سے ابتدا کرے (۲) جو نعمتیں خدا نے اسے عطا کی ہیں انہیں یاد کرے (۳) پھر نعمتوں کا شکریہ ادا کرے (۴) پھر محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجے (۵) اپنے گناہوں کو یاد کر کے ان کے ارتکاب کا اقرار کرے (۶) خدا کے حضور اپنے گناہوں سے استغفار کرے (۷) خدا کو تضرع اور عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارے، کیونکہ خدا کا ارشاد ہے:۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (پارہ ۸ رکوع ۱۴)

(ترجمہ:۔ اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا کرو)

اور رسول اللہ صلعم نے بھی اونچی آواز سے دعا مانگنے والوں کو تنبیہ کی ہے حقیقت یہ ہے کہ خدا کو گڑگڑاہٹ اس قدر پسند ہے کہ آئے ہوئے عذاب ہٹا دیئے گئے، جیسا کہ قوم یونسؑ کے بارے میں ہوا، اور قرآن میں شواہد ہیں کہ بعض اوقات لوگوں کو سختیوں اور تکلیفوں میں

صرف اس لئے مبتلا کیا گیا کہ وہ گڑگڑائیں جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے۔

(۱) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا (پارہ ۷ رکوع ۱۱)

(ترجمہ:۔ (اے رسول) جو امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں، ہم ان کے پاس بھی بہتیرے رسول بھیج چکے ہیں، پھر (جب نافرمانی کی) ہم نے ان کو سختی اور تکلیف میں گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ ہماری بارگاہ میں گڑگڑائیں، تو جب اُن (کے سر) پر ہمارا عذاب آ کھڑا ہوا تو وہ لوگ کیوں نہیں گڑگڑائے۔)

(۲) وَمَآ اَرْسَلْنَا فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِىٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝ (پارہ ۹ رکوع ۲)

ترجمہ:۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر وہاں کے رہنے والوں کو (کہنا نہ ماننے پر) سختی اور مصیبت میں مبتلا کیا تاکہ وہ گڑگڑائیں۔)

مندرجہ بالا دو آیات سے واضح ہوا کہ جب کبھی لوگوں کو نافرمانی کرنے پر سختی اور مصیبت میں گرفتار کیا گیا تو وہ بھی اس لئے کہ لوگ گڑگڑائیں تو مصیبت ٹال دی جائے، لہٰذا ہنگام دعا عاجزی وزاری اور تضرع و گڑگڑانا نہایت منفعت بخش ہوگا۔

نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ عذاب کے خلاف بیمہ کروانے کا ایک ہی طریق ہے، اور وہ مندرجہ ذیل آیت میں بیان کیا گیا ہے:۔

وَمَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ (پارہ ۵ رکوع ۱۸)

(ترجمہ:۔ اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور صحیح ایمان لے آؤ تو اللہ تم پر عذاب کر کے کیا کرے گا۔)

اس لئے اللہ کی نعمتوں کا لفظوں میں اور عملی طور پر شکریہ ادا کرتے رہنے سے انسان تمام عذابوں سے مامون ہو سکتا ہے اگر وہ ایماندار بن جائے۔

امیرالمومنین علیؑ ابنِ ابی طالب کا ارشاد ہے کہ دعا کی چار شرطیں ہیں۔

(۱) نیت حاضر ہو (۲) دل میں خلوص ہو اور غیرِ خدا میں مشغول نہ ہو (۳) جس سے سوال کر رہا ہے یعنی خدا کی معرفت رکھتا ہو (۴) سوال کرنے میں انصاف سے کام لے رہا ہو۔

اس کے علاوہ چند چیزیں اور ذہن میں محفوظ رکھنی چاہئیں، وہ یہ ہیں:۔

(۱) قطع رحمی اور گناہ سے اجتناب کر رہا ہو۔

(۲) سوال کرنے والے کا لباس اور کھانا مالِ حلال سے ہونا چاہئے۔

(۳) خدا سے ڈرے اور اس کی نافرمانی ترک کرکے تقویٰ اختیار کرے کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (پارہ ۶ رکوع ۹)

(ترجمہ:۔ بجز اس کے نہیں ہے کہ اللہ صرف پرہیزگاروں اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کے عمل کو قبول کرتا ہے۔)

خاکِ پائے مومنین بندۂ مذنب

مرغوب احمد

مکان نمبر ۴۴ - ایس - بلاک نمبر ۲ -

پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس کراچی ۲۹۲۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

دُعائے ابو حمزہ ثمالی

اِلٰهِىۡ لَا تُؤَدِّبۡنِىۡ بِعُقُوۡبَتِكَ وَلَا تَمۡكُرۡ بِىۡ فِىۡ حِيۡلَتِكَ ۔

اے میرے معبود اپنے عذاب سے میری تادیب نہ کیجئے، اور اپنی تدبیروں میں سے کوئی تدبیر میرے خلاف نہ کیجیے۔

مِنۡ اَيۡنَ لِىَ الۡخَيۡرُ يَا رَبِّ وَلَا يُوۡجَدُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِكَ وَمِنۡ اَيۡنَ لِىَ النَّجَاةُ وَلَا تُسۡتَطَاعُ اِلَّا بِكَ ۔

اے میرے پروردگار میں اپنی بھلائی کہاں سے حاصل کروں جبکہ وہ تیرے سوا اور کہیں نہیں پائی جاتی، اور میں کہاں سے اپنی نجات حاصل کروں جبکہ وہ تیری مدد کے بغیر میسّر نہیں آسکتی۔

لَا الَّذِىۡ اَحۡسَنَ اسۡتَغۡنٰى عَنۡ عَوۡنِكَ وَرَحۡمَتِكَ وَلَا الَّذِىۡ اَسَآءَ وَاجۡتَرَءَ عَلَيۡكَ وَلَمۡ يُرۡضِكَ خَرَجَ عَنۡ قُدۡرَتِكَ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ ۔

نہ وہ شخص جو نیکوکار ہے، تیری مدد اور تیری رحمت سے بے نیاز ہے، اور نہ وہ شخص جو بُرے کام کرتا ہے اور تیرے حکم کے خلاف جسارت کرتا ہے اور تیری رضا جوئی نہیں کرتا، تیری قدرت سے باہر ہے، اے میرے پالنے والے، اے میرے پالنے والے، اے میرے پالنے والے (کہیے یہاں تک کہ سانس منقطع ہوجائے)

بِكَ عَرَفۡتُكَ وَاَنۡتَ دَلَلۡتَنِىۡ عَلَيۡكَ وَدَعَوۡتَنِىۡ اِلَيۡكَ وَلَوۡلَا اَنۡتَ لَمۡ

میں نے تجھ ہی سے تیری معرفت حاصل کی ہے اور تو نے میری رہبری خود اپنی طرف کی

اَدْرِ مَا اَنْتَ ۔

ہے اور اپنی طرف دعوت دی ہے، اور اگر تو نہ ہوتا (تیری رہبری نہ ہوتی) تو میں تیری معرفت حاصل نہ کرسکتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَدْعُوْہُ فَیُجِیْبُنِیْ وَاِنْ کُنْتُ بَطِیْئًا حِیْنَ یَدْعُوْنِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَسْئَلُہٗ فَیُعْطِیْنِیْ وَاِنْ کُنْتُ بَخِیْلًا حِیْنَ یَسْتَقْرِضُنِیْ ۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، جس کو جب بھی میں پکارتا ہوں اجابت سے نوازتا ہے، باوجود اس کے کہ جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں تساہل سے کام لیتا ہوں، اور تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے کہ جب بھی میں اس سے سوال کرتا ہوں تو وہ مجھے عطا کرتا ہے حالانکہ جب وہ مجھ سے قرض (حسنہ) کا سوال کرتا ہے تو میں بخل سے کام لیتا ہوں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اُنَادِیْہِ کُلَّمَا شِئْتُ لِحَاجَتِیْ وَاَخْلُوْبِہٖ حَیْثُ شِئْتُ لِسِرِّیْ بِغَیْرِ شَفِیْعٍ فَیَقْضِیْ لِیْ حَاجَتِیْ ۔

تمام حمد اللہ کے لئے ہے جسے میں جب کبھی چاہتا ہوں اپنی حاجت کے لئے پکارتا ہوں اور جب بھی چاہتا ہوں بغیر کسی سفارشی کے اس کے ساتھ رازداری سے خلوت میں ہوتا ہوں اور وہ میری حاجت روائی کرتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا اَدْعُوْ غَیْرَہٗ وَلَوْ دَعَوْتُ غَیْرَہٗ لَمْ یَسْتَجِبْ لِیْ دُعَائِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا اَرْجُوْ غَیْرَہٗ وَلَوْ رَجَوْتُ غَیْرَہٗ لَاَخْلَفَ رَجَائِیْ ۔

تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس کے سوا میں کسی کو نہیں پکارتا، اور اگر میں اس کے سوا کسی کو پکارتا تو وہ میری دعا قبول نہ کرتا اور اللہ ہی کے لئے سب حمد ہے، جس کے غیر سے میں امید نہیں رکھتا، اور اگر اس

کے علاوہ کسی سے امید باندھوں تو میری اُمید بر نہ آئے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَکَلَنِیْ اِلَیْهِ فَاَکْرَمَنِیْ وَلَمْ یَکِلْنِیْ اِلَی النَّاسِ فَیُهِیْنُوْنِیْ۔

اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے کہ جب کبھی میں اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دیتا ہوں تو وہ مجھے عزت دیتا ہے اور مجھے لوگوں کے سپرد نہیں کرتا کہ وہ مجھے ذلیل و خوار کریں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَحَبَّبَ اِلَیَّ وَهُوَ غَنِیٌّ عَنِّیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَحْلُمُ عَنِّیْ حَتّٰی کَاَنِّیْ لَا ذَنْبَ لِیْ فَرَبِّیْ اَحْمَدُ شَیْءٍ عِنْدِیْ وَاَحَقُّ بِحَمْدِیْ۔

اور اللہ ہی کیلئے حمد ہے جو مجھ سے اظہار محبت کرتا ہے حالانکہ وہ مجھ سے بے نیاز ہے اور اللہ ہی کیلئے حمد ہے، جو مجھ سے بردباری برتتا ہے جیسے کہ میرے ذمہ کوئی گناہ ہی نہ ہو پس میرا رب میرے لئے سب سے زیادہ میری حمد کا مستحق ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَجِدُ سُبُلَ الْمَطَالِبِ اِلَیْکَ مُشْرَعَةً وَمَنَاهِلَ الرَّجَاءِ اِلَیْکَ مُتْرَعَةً وَالْاِسْتِعَانَةَ بِفَضْلِکَ لِمَنْ اَمَّلَکَ مُبَاحَةً وَاَبْوَابَ الدُّعَاءِ اِلَیْکَ لِلصَّارِخِیْنَ مَفْتُوْحَةً۔

اے میرے معبود میں تیری جانب (حصول) مطالب و مقاصد کے راستے کھلے ہوئے اور اُمید کے چشمے بھرے ہوئے پاتا ہوں، اور اُس کے لئے جو تجھ سے اُمید وابستہ کرتا ہے تیرے فضل سے مدد مانگنا مباح ہے، اور فریاد کرنے والوں کے لئے تیری طرف دعا کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

وَاَعْلَمُ اَنَّکَ لِلرَّاجِیْ (جین) بِمَوْضِعِ اِجَابَةٍ وَلِلْمَلْهُوْفِیْنَ بِمَرْصَدِ اِغَاثَةٍ وَاَنَّ فِی اللَّهْفِ اِلٰی جُوْدِکَ

اور میں جانتا ہوں کہ تو اُمیدوار(وں) کیلئے محلِ اجابت اور رنج زدوں کے لئے مدد کی کمین گاہ ہے اور یہ کہ تیری سخاوت کی

وَالرِّضَا بِقَضَائِكَ عِوَضًا مِنْ مَنْعِ الْبَاخِلِينَ وَمَنْدُوحَةً عَمَّا فِي أَيْدِي الْمُسْتَأْثِرِينَ

طرف پناہ ڈھونڈنے اور تیرے فیصلہ پر راضی ہو جانے میں بخیلوں کے انکار سے بہتر معاوضہ ہے اور جو کچھ خود پسندوں کے ہاتھ میں ہے اس سے بے نیازی ہے۔

وَأَنَّ الرَّاحِلَ إِلَيْكَ قَرِيبُ الْمَسَافَةِ وَأَنَّكَ لَا تَحْتَجِبُ عَنْ خَلْقِكَ إِلَّا أَنْ تَحْجُبَهُمُ الْأَعْمَالُ دُونَكَ۔

اور بے شک جو تیری درگاہ کی طرف رُخ کرے اس کے راہ کی مسافت تھوڑی ہے، اور تحقیق تو اپنی مخلوق سے حجاب نہیں کرتا۔ مگر یہ کہ تیرے راستے میں ان کے اعمال ان کے لئے حجاب بن جاتے ہیں۔

وَقَدْ قَصَدْتُ إِلَيْكَ بِطَلِبَتِي وَتَوَجَّهْتُ إِلَيْكَ بِحَاجَتِي وَجَعَلْتُ بِكَ اسْتِغَاثَتِي وَبِدُعَائِكَ تَوَسُّلِي مِنْ غَيْرِ اسْتِحْقَاقٍ لِاسْتِمَاعِكَ مِنِّي وَلَا اسْتِيجَابٍ لِعَفْوِكَ عَنِّي بَلْ لِثِقَتِي بِكَرَمِكَ وَسُكُونِي إِلَى صِدْقِ وَعْدِكَ وَلَجَائِي إِلَى الْإِيمَانِ تَوْحِيدِكَ وَيَقِينِي بِمَعْرِفَتِكَ مِنِّي أَنْ لَا رَبَّ لِي غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

اور میں نے تیری طرف مطلب براری کے لئے قصد کیا ہے اور تیری طرف اپنی حاجت لے کر متوجہ ہوا ہوں اور تیرے پاس اپنا استغاثہ پیش کیا ہے اور تجھ سے دعا کو اپنا وسیلہ بنایا ہے۔ بغیر اس حق کو رکھنے کے کہ تو اسے یا میرے گناہوں سے درگذر فرمانے کی درخواست کو قبول فرمائے بلکہ تیرے کرم پر بھروسہ رکھتے ہوئے اور تیرے وعدے کی سچائی پر اعتماد کرتے ہوئے اور تیری توحید پر ایمان کو پناہ گاہ قرار دیتے ہوئے اور تیری معرفت کے اس یقین پر کہ میرا تیرے سوا کوئی پروردگار نہیں ہے اور یہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

تو یگانہ ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں نے تجھے پکارا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَائِلُ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ صِدْقٌ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا وَلَيْسَ مِنْ صِفَاتِكَ يَا سَيِّدِيْ اَنْ تَاْمُرَ بِالسُّؤَالِ وَتَمْنَعَ الْعَطِيَّةَ وَاَنْتَ الْمَنَّانُ بِالْعَطِيَّاتِ عَلٰى اَهْلِ مَمْلَكَتِكَ وَالْعَائِدُ عَلَيْهِمْ بِتَحَنُّنِ رَاْفَتِكَ۔

خدایا تو نے فرمایا ہے اور تیری بات درست ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ "اللہ سے اُس کے فضل سے مانگو"[ع] بے شک اللہ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے۔ اور اے میرے آقا تیری شان سے یہ بعید ہے کہ تو سوال کا حکم تو دے مگر سوال ہونے پر عطا کو روک دے (لیکن) تو اپنی مملکت والوں کو عطا کرنے میں بہت بخشش والا ہے اور اُن کی طرف رحیمانہ شفقت سے متوجہ ہونے والا ہے۔

اِلٰهِيْ رَبَّيْتَنِيْ فِيْ نِعَمِكَ وَاِحْسَانِكَ صَغِيْرًا وَنَوَّهْتَ بِاسْمِيْ كَبِيْرًا فَيَا مَنْ رَبَّانِيْ فِي الدُّنْيَا بِاِحْسَانِهٖ وَتَفَضُّلِهٖ وَنِعَمِهٖ وَاَشَارَ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلٰى عَفْوِهٖ وَكَرَمِهٖ۔

اے میرے معبود تو نے مجھے اپنی نعمت اور اپنے احسان سے بچپن میں پالا اور میرے نام کو شہرت دی۔ پس اے وہ ذات جس نے اپنے احسان اور فضل و نعمت سے دنیا میں میری پرورش کی، اور آخرت میں اپنی درگزر اور کرم کی طرف میرے لئے اشارہ فرما دیا۔

مَعْرِفَتِيْ يَا مَوْلَايَ دَلِيْلِيْ عَلَيْكَ وَحُبِّيْ لَكَ شَفِيْعِيْ اِلَيْكَ وَاَنَا وَاثِقٌ مِنْ دَلِيْلِيْ بِدَلَالَتِكَ وَسَاكِنٌ مِنْ شَفِيْعِيْ اِلٰى شَفَاعَتِكَ۔

میرے آقا میری معرفت تیری طرف میری رہنما ہے اور تجھ سے میری محبت ہی تیرے حضور میری سفارشی ہے۔ اور تیری رہنمائی کے سبب مجھے اپنے رہبر پر اعتماد ہے اور میں تیرے حضور اپنے سفارشی کی سفارش سے مطمئن ہوں۔

ع نوٹ: "فضل سے سوال" کا پورا عربی متن پارہ ۵ رکوع ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اَدْعُوكَ يَا سَيِّدِي بِلِسَانٍ قَدْ اَخْرَسَهُ ذَنْبُهُ رَبِّ اُنَاجِيكَ بِقَلْبٍ قَدْ اَوْبَقَهُ جُرْمُهُ۔

اے میرے آقا میں تجھے اُس زبان سے پکارتا ہوں جسے اُس کے گناہوں نے خاموش کر دیا ہے۔ اے میرے پروردگار میں تجھ سے رازداری عرض کرتا ہوں ایسے دل سے جس کے جرم نے اُسے ذلیل کر دیا ہے

اَدْعُوكَ يَا رَبِّ رَاهِبًا رَاغِبًا رَاجِيًا خَائِفًا۔

اے پروردگار میں تجھے پکارتا ہوں، ڈرتے ہوئے، رغبت سے۔ امید باندھے ہوئے اور خوف کی حالت میں۔

اِذَا رَاَيْتُ مَوْلَايَ ذُنُوبِي فَزِعْتُ وَاِذَا رَاَيْتُ كَرَمَكَ طَمِعْتُ فَاِنْ عَفَوْتَ فَخَيْرُ رَاحِمٍ وَاِنْ عَذَّبْتَ فَغَيْرُ ظَالِمٍ۔

اے میرے آقا جب میں اپنے گناہوں کو دیکھتا ہوں، تو خوف زدہ ہو جاتا ہوں، اور جب میں تیرے کرم پر نظر کرتا ہوں تو میں اپنے گناہوں کی بخشش کی طمع کرنے لگتا ہوں، پس اگر تو مجھے معاف کر دے تو تو بہترین رحم کرنے والا ہے اور تو مجھ پر عذاب کرے تو ایسا کرنا ظلم نہ ہوگا

حُجَّتِي يَا اللهُ فِي جُرْاَتِي عَلٰى مَسْئَلَتِكَ مَعَ اِتْيَانِي مَا تَكْرَهُ جُودُكَ وَكَرَمُكَ وَعُدَّتِي فِي شِدَّتِي مَعَ قِلَّةِ حَيَائِي رَاْفَتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَقَدْ رَجَوْتُ اَنْ لَا تَخِيبَ بَيْنَ ذَيْنِ وَذَيْنِ مُنْيَتِي فَحَقِّقْ رَجَائِي وَاسْمَعْ دُعَائِي يَا خَيْرَ مَنْ دَعَاهُ دَاعٍ وَاَفْضَلَ مَنْ رَجَاهُ رَاجٍ۔

اے اللہ تیرے حکم کے خلاف جرأت کرنے میں میری قلتِ حیا و سنگدلانہ تدبیر کے ساتھ ایسے جرم کے ارتکاب کے لئے جو تیرے جود و کرم کو ناگوار ہے، میرا عذر تیری شفقت اور تیری رحمت ہی تو ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ تو مجھے ناامید نہیں کرے گا۔ میری اِس آرزو میں اور اُس آرزو میں، پس

تو میری امید بر لا، اور میری دعا سن لے، اے سب سے بہتر ذات جسے پکارنے والا پکارتا ہے اور سب سے برتر ہستی جو امیدوار کی امید بر لاتی ہے۔

عَظُمَ یَا سَیِّدِیْ اَمَلِیْ وَسَاءَ عَمَلِیْ فَاَعْطِنِیْ مِنْ عَفْوِكَ بِمِقْدَارِ اَمَلِیْ وَلَا تُؤَاخِذْنِیْ بِاَسْوَءِ عَمَلِیْ فَاِنَّ كَرَمَكَ یَجِلُّ عَنْ مُجَازَاةِ الْمُذْنِبِیْنَ وَحِلْمَكَ یَكْبُرُ عَنْ مُكَافَاةِ الْمُقَصِّرِیْنَ۔

اے میرے آقا میری آرزو بہت بڑھی ہوئی ہے اور میرا عمل بہت خراب ہے، پس عنایت فرما مجھے اپنی بخشش سے میری امید کے مطابق اور میرے بدترین عمل پر مواخذہ نہ فرما کیونکہ تیرا کرم گنہگاروں کو سزا دینے سے کہیں برتر ہے۔ اور تیرا حلم خطاکاروں کی پاداش سے کہیں بڑا ہے۔

وَاَنَا یَا سَیِّدِیْ عَائِذٌ بِفَضْلِكَ هَارِبٌ مِنْكَ اِلَیْكَ مُتَنَجِّزٌ مَا وَعَدْتَ مِنَ الصَّفْحِ عَمَّنْ اَحْسَنَ بِكَ ظَنًّا۔

اور اے میرے آقا میں تیرے فضل سے پناہ کا طالب ہوں، تجھ سے بھاگ کر تیرے ہی پاس آیا ہوں، اس درگذر کے وعدہ کے پورا ہونے کا شعور رکھتے ہوئے جو تو نے کیا۔ اس شخص سے جو تیری نسبت اچھا گمان رکھے۔

وَمَا اَنَا یَا رَبِّ وَمَا خَطَرِیْ هَبْنِیْ بِفَضْلِكَ وَتَصَدَّقْ عَلَیَّ بِعَفْوِكَ۔

اور اے میرے پالنے والے میں کیا حیثیت رکھتا ہوں اور میرا گمان کیا وقعت رکھتا ہے۔ مجھے اپنے فضل سے عطا فرما اور اپنی درگذر کو مجھے بطور صدقہ دے۔

اَیْ رَبِّ جَلِّلْنِیْ بِسِتْرِكَ وَاعْفُ عَنْ تَوْبِیْخِیْ بِكَرَمِ وَجْهِكَ۔

اے میرے پروردگار مجھے اپنے پردے میں ڈھانپ لے اور اپنے ذاتی کرم سے میری

سرزنش سے درگذر فرما۔

فَلَوِ اطَّلَعَ الْيَوْمَ عَلٰى ذَنْبِي غَيْرُكَ مَا فَعَلْتُهُ وَلَوْ خِفْتُ تَعْجِيلَ الْعُقُوبَةِ لَاجْتَنَبْتُهُ لَا لِاَنَّكَ اَهْوَنُ النَّاظِرِيْنَ وَاَخَفُّ الْمُطَّلِعِيْنَ بَلْ لِاَنَّكَ يَا رَبِّ خَيْرُ السَّاتِرِيْنَ وَاَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ وَاَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ۔

پس اگر آج تیرے سوا کوئی اور میرے گناہ سے مطلع ہو جاتا تو میں وہ (گناہ) نہ کرتا، اور اگر مجھے سزا میں تعجیل کا خوف ہوتا تو اُس (گناہ) سے اجتناب کرتا، اس لئے نہیں کہ تو سب دیکھنے والوں سے زیادہ آسانی سے دیکھنے والا ہے اور سب باخبروں سے جلد باخبر ہو جانے والا ہے بلکہ اس لئے کہ اے میرے پالنے والے تو بہترین پردہ پوش، سب حاکموں سے بہتر حاکم، اور سب کرم فرماؤں سے زیادہ کرم فرما ہے۔

سَتَّارُ الْعُيُوْبِ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ تَسْتُرُ الذَّنْبَ بِكَرَمِكَ وَتُؤَخِّرُ الْعُقُوْبَةَ بِحِلْمِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ وَعَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ۔

اے برائیوں کی پردہ پوشی کرنے والے، گناہوں کو بخشنے والے، غیب کے جاننے والے، تو اپنے کرم سے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے، اور اپنی بُردباری کی وجہ سے عذاب میں تاخیر کرتا ہے، پس تیرے ہی لئے حمد ہے (میرے گناہوں کے) علم کے باوجود تیرے حلم (کے اظہار) پر اور (سزا کی قدرت رکھنے کے باوجود تیری درگذر (کرنے) پر

وَيَحْمِلُنِيْ وَيُجَرِّئُنِيْ عَلٰى مَعْصِيَتِكَ حِلْمُكَ عَنِّيْ وَيَدْعُوْنِيْ اِلٰى قِلَّةِ الْحَيَاءِ سِتْرُكَ عَلَيَّ وَيُسْرِعُنِيْ اِلَى

اور میرے ساتھ تیری بردباری مجھے تیری معصیت پر اُبھارتی ہے اور جرأت دلاتی ہے اور تیری طرف سے میرے عیوب کی ستر پوشی

التَّوَثُّبِ عَلٰى مَحَارِمِكَ مَعْرِفَتِىْ بِسَعَةِ رَحْمَتِكَ وَعَظِيْمِ عَفْوِكَ

مجھے بے شرمی کی دعوت دیتی ہے، اور میری معرفت کہ تو وسیع رحمت والا ہے، اور عظیم درگذر والا ہے مجھے تیرے (متعین کردہ) محارم پر جست لگانے میں جلدی کرواتی ہے۔

يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ يَا قَابِلَ التَّوْبِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ اَيْنَ سِتْرُكَ الْجَمِيْلُ ۔ اَيْنَ عَفْوُكَ الْجَلِيْلُ اَيْنَ فَرَجُكَ الْقَرِيْبُ اَيْنَ غِيَاثُكَ السَّرِيْعُ اَيْنَ رَحْمَتُكَ الْوَاسِعَةُ اَيْنَ عَطَايَاكَ الْفَاضِلَةُ اَيْنَ مَوَاهِبُكَ الْهَنِيْئَةُ اَيْنَ صَنَائِعُكَ السَّنِيَّةُ اَيْنَ فَضْلُكَ الْعَظِيْمُ اَيْنَ مَنُّكَ الْجَسِيْمُ اَيْنَ اِحْسَانُكَ الْقَدِيْمُ اَيْنَ كَرَمُكَ يَا كَرِيْمُ بِهٖ فَاسْتَنْقِذْنِىْ وَبِرَحْمَتِكَ فَخَلِّصْنِىْ ۔

اے حلیم، اے کریم، اے حی، اے قیوم، اے گناہوں کے بخشنے والے، اے توبہ کے قبول کرنے والے اے عظیم بخشش والے اے ہمیشہ سے احسان کرنے والے، کہاں ہے تیری اچھی پردہ پوشی؟ کہاں ہے تیری عظیم درگذر؟ کہاں ہے تیری (دکھ درد سے) جلد (ملنے والی) کشائش؟ کہاں ہے تیری (طرف سے ملنے والی) فوری دادرسی؟ کہاں ہے تیری وسیع رحمت؟ کہاں ہیں تیری اچھی اچھی عطائیں؟ کہاں ہیں تیری خوشگوار بخششیں؟ کہاں ہیں تیری تابندہ صنعتیں؟ کہاں ہے تیرا فضل عظیم؟ کہاں ہے تیری بھرپور عنایت؟ کہاں ہے تیرا قدیم احسان؟ کہاں ہے تیرا کرم، اے کریم؟ اُسی (کرم) سے مجھے (رنج والم سے) رہائی دلا، اور اپنی رحمت سے مجھے نجات دلا۔

يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا

اے محسن، اے صاحب اجمال، اے نعمتیں

مُفضِلُ لَسْتُ اَتَّكِلُ فِي النَّجَاةِ مِنْ عِقَابِكَ عَلٰى اَعْمَالِنَا بَلْ بِفَضْلِكَ عَلَيْنَا لِاَنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ تُبْدِئُ بِالْاِحْسَانِ نِعَمًا وَتَعْفُوْ عَنِ الذَّنْبِ كَرَمًا فَمَا نَدْرِيْ مَا نَشْكُرُ اَجَمِيْلَ مَا تَنْشُرُ اَمْ قَبِيْحَ مَا تَسْتُرُ اَمْ عَظِيْمَ مَا اَبْلَيْتَ وَاَوْلَيْتَ اَمْ كَثِيْرَ مَا مِنْهُ نَجَّيْتَ وَعَافَيْتَ

عطا کرنے والے. اے فضل کے شعار والے. میں عذاب سے نجات کے لئے اپنے اعمال پر بھروسہ نہیں کرتا، بلکہ تیرے اس فضل پر تکیہ ہے جو ہمارے شامل حال ہے، کیونکہ تو اہلِ تقویٰ اور اہلِ مغفرت ہے، تو اپنے احسان سے نعمت کی ابتدا کرتا ہے اور اپنے کرم سے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے پس ہم نہیں جانتے کہ کس طرح تیرا شکر بجا لائیں (ہمارے) اُن محاسن کے لئے جن کی تو تشہیر کرتا ہے یا ان شرمناک عیوب کے لئے جنہیں تو چھپا دیتا ہے یا اُس عظیم نعمت کے لئے جس سے تو نے ہمیں آزمایا، اور نعمت بخشی یا بہت سی ان مصیبتوں کا، جن سے تو نے نجات دلائی اور عافیت عطا کی۔

يَا حَبِيْبَ مَنْ تَحَبَّبَ اِلَيْكَ وَيَا قُرَّةَ عَيْنِ مَنْ لَاذَ بِكَ وَانْقَطَعَ اِلَيْكَ۔ اَنْتَ الْمُحْسِنُ وَنَحْنُ الْمُسِيْئُوْنَ فَتَجَاوَزْ يَا رَبِّ عَنْ قَبِيْحِ مَا عِنْدَنَا بِجَمِيْلِ مَا عِنْدَكَ۔

اے دوست اُس کے جو تجھ سے دوستی کرتا ہے، اور اے خنکیٔ چشم اُس کی جو تیرے پاس پناہ لیتا، اور سب سے منقطع ہو کر تیری طرف آتا ہے، تو نیکی کرنے والا ہے، اور ہم بدکردار ہیں، پس اے ہمارے پروردگار درگذر فرما ہمارے قبیح افعال سے اُس بھلائی کے ساتھ جو تیرے پاس ہے۔

وَاَیُّ جَھْلٍ یَارَبِّ لَایَسَعُهٗ جُوْدُكَ اَوْاَیُّ زَمَانٍ اَطْوَلُ مِنْ اَنَاتِكَ

اے پروردگار کون سا نادان ہے جس کے پاس تیری بخشش و سخاوت بسرعت نہ پہنچتی ہو اور کونسی مُدّت تیری مہلت سے زیادہ طویل ہے۔

وَمَا قَدْرُ اَعْمَالِنَا فِیْ جَنْبِ نِعَمِكَ وَكَیْفَ نَسْتَكْثِرُ اَعْمَالًا نُقَابِلُ بِهَا كَرَمَكَ بَلْ كَیْفَ یَضِیْقُ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ مَا وَسِعَهُمْ مِنْ رَحْمَتِكَ۔

اور تیری نعمتوں کے مقابل میں ہمارے اعمال کی کیا وقعت ہے اور کیسے ہم اپنے اعمال کو کثیر سمجھ لیں جب اُن کو تیرے کرم کے مقابل لائیں۔ بلکہ گنہگاروں پر کیسے تنگ ہو جائے وہ شئے جسے تیری رحمت نے اُن کے لئے وسیع کیا ہے۔

یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ فَوَعِزَّتِكَ یَا سَیِّدِیْ لَوْ نَهَرْتَنِیْ مَا بَرِحْتُ مِنْ بَابِكَ وَلَا كَفَفْتُ عَنْ تَمَلُّقِكَ لِمَا انْتَهٰی اِلَیَّ مِنَ الْمَعْرِفَةِ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ

اے وسیع مغفرت والے، اے وہ ذات جس کے دونوں ہاتھ رحمت سے کشادہ ہیں (یعنی وہ ذات جو بخشش سے پُر ہے۔ پس اے میرے آقا تیری عزّت کی قسم اگر تو مجھے جھڑکے گا، پھر بھی میں تیرے دروازہ سے نہیں ٹلونگا اور نہ ہی تیری خوشامد سے باز آؤنگا بسبب اس معرفت کے کہ جو مجھے پوری طرح تیری بخشش اور کرم کی ہوئی ہے۔

وَاَنْتَ الْفَاعِلُ لِمَا تَشَآءُ تُعَذِّبُ مَنْ تَشَآءُ بِمَا تَشَآءُ كَیْفَ تَشَآءُ وَتَرْحَمُ مَنْ تَشَآءُ بِمَا تَشَآءُ كَیْفَ

اور تو جو چاہے کرنے والا ہے۔ تو جسے چاہے عذاب دے، جس کے ذریعہ چاہے جس طرح چاہے اور تو رحم کرنے والا ہے۔ جس پر

تَشَآءُ لَا تُسْئَلُ عَنْ فِعْلِكَ وَلَا تُنَازَعُ فِیْ مُلْكِكَ وَلَا تُشَارَكُ فِیْ اَمْرِكَ وَلَا تُضَادُّ فِیْ حُكْمِكَ وَلَا یَعْتَرِضُ عَلَیْكَ اَحَدٌ فِیْ تَدْبِیْرِكَ لَكَ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ۔

چاہے، جس ذریعہ سے چاہے، جیسے چاہے۔ تجھ سے تیرے فعل کے متعلق سوال نہیں کیا جا سکتا۔ اور تیری بادشاہت کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور تیرے امر میں کوئی شریک نہیں، اور تیرے حکم میں کوئی تضاد نہیں اور نہ کوئی تجھ پر تیری تدبیر میں اعتراض کرنے والا ہے، تیرے ہی لئے خلق اور امر ہے، تو ہی برکتوں والا معبود ہے اور تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

یَا رَبِّ هٰذَا مَقَامُ مَنْ لَاذَ بِكَ وَ اسْتَجَارَ بِكَرَمِكَ وَ اَلِفَ اِحْسَانَكَ وَ نِعَمَكَ وَاَنْتَ الْجَوَادُ الَّذِیْ لَا یَضِیْقُ عَفْوُكَ وَلَا یَنْقُصُ فَضْلُكَ وَلَا تَقِلُّ رَحْمَتُكَ وَقَدْ تَوَثَّقْنَا مِنْكَ بِالصَّفْحِ الْقَدِیْمِ وَالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ۔

اے پروردگار یہ مقام اُس کا ہے جو تیری پناہ میں آیا اور تیرے کرم سے امان کا خواستگار ہوا، اور تیرے احسانات اور تیری نعمتوں کا خوگر ہوا اور تیری وہ سخی ذات ہے جس کو درگذر کرنے میں کبھی تنگی نہیں ہوتی، اور جس کا فضل کبھی کم نہیں ہوتا اور جس کی رحمت میں قلت نہیں ہوتی، اور ہم نے تیری قدیم درگذر، فضل عظیم اور وسیع رحمت پر بھروسہ کر لیا ہے۔

اَفَتَرَاكَ یَا رَبِّ تُخْلِفُ ظُنُوْنَنَا اَوْ تُخَیِّبُ اٰمَالَنَا كَلَّا یَا كَرِیْمُ فَلَیْسَ هٰذَا ظَنُّنَا بِكَ وَلَا هٰذَا

اے پروردگار کیا تو یہ دیکھنا گوارا کرے گا کہ ہمارے گمانوں کے خلاف کرے، یا ہماری امیدوں کو پامال کرے، ہرگز نہیں

فِيكَ طَمِعْنَا۔

اے کریم ہمیں تجھ سے ایسا گمان نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ہمیں تجھ سے یہ توقع ہے۔

يَا رَبِّ اِنَّ لَنَا فِيكَ اَمَلًا طَوِيلًا كَثِيرًا اِنَّ لَنَا فِيكَ رَجَاءً عَظِيمًا عَصَيْنَاكَ وَنَحْنُ نَرْجُوا اَنْ تَسْتُرَ عَلَيْنَا وَدَعَوْنَاكَ وَنَحْنُ نَرْجُوا اَنْ تَسْتَجِيبَ لَنَا فَحَقِّقْ رَجَائَنَا۔

تحقیق ہم تجھ سے بہت طویل امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ بیشک ہمیں تجھ سے عظیم توقع ہے۔ ہم نے تیری نافرمانی کی ہے۔ اور ہم تجھ ہی سے توقع رکھتے ہیں کہ ہماری پردہ پوشی کرے گا اور ہم تجھے پکارتے ہیں اور امید باندھتے ہیں کہ تو ہماری دعا قبول فرمائے گا۔ پس ہماری امید بر لا۔

مَوْلَانَا فَقَدْ عَلِمْنَا مَا نَسْتَوْجِبُ بِاَعْمَالِنَا وَلٰكِنْ عِلْمُكَ فِينَا وَعِلْمُنَا بِاَنَّكَ لَا تَصْرِفُنَا عَنْكَ۔

ہمارے آقا ہم (خوب) جانتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال سے اس کے مستحق نہیں ہیں۔ لیکن تو ہمارے بارے میں جانتا ہے اور ہم بھی جانتے ہیں کہ تو ہمیں اپنی جناب سے (نامراد) واپس نہیں لوٹائے گا۔

وَاِنْ كُنَّا غَيْرَ مُسْتَوْجِبِينَ لِرَحْمَتِكَ فَاَنْتَ اَهْلُ اَنْ تَجُودَ عَلَيْنَا وَعَلَى الْمُذْنِبِينَ بِفَضْلِ سَعَتِكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا بِمَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَجُدْ عَلَيْنَا فَاِنَّا مُحْتَاجُونَ اِلٰى نَيْلِكَ۔

اور اگرچہ ہم تیری رحمت کے مستحق نہ ہوں۔ تو تو اس کا اہل ہے کہ اپنے وسیع فضل سے ہم پر اور گنہگاروں پر بخشش کرے۔ پس تو ہم پر احسان کر جس کا تو اہل ہے۔ اور ہم پر بخشش کر۔ تحقیق ہم تیری عطا کے محتاج ہیں۔

يَا غَفَّارُ بِنُورِكَ اهْتَدَيْنَا

اے غفار ہم نے تیرے نور سے ہدایت

وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْنَا وَبِنِعْمَتِكَ أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا ذُنُوبُنَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ مِنْهَا وَنَتُوبُ إِلَيْكَ.

حاصل کی اور تیرے فضل سے غنی ہو گئے اور صبح و شام ہمیں تیری نعمت میسّر رہی ہمارے گناہ تیرے سامنے ہیں، اے ہمارے معبود اُن گناہوں سے ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں، اور ہم تیری طرف توبہ کرتے ہیں (پلٹتے ہیں)۔

تَتَحَبَّبُ إِلَيْنَا بِالنِّعَمِ وَنُعَارِضُكَ بِالذُّنُوبِ خَيْرُكَ إِلَيْنَا نَازِلٌ وَشَرُّنَا إِلَيْكَ صَاعِدٌ وَلَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ مَلَكٌ كَرِيمٌ يَأْتِيكَ عَنَّا بِعَمَلٍ قَبِيحٍ فَلَا يَمْنَعُكَ ذٰلِكَ مِنْ أَنْ تَحُوطَنَا بِنِعَمِكَ وَتَتَفَضَّلَ عَلَيْنَا بِآلَائِكَ.

اور تو اپنی نعمتوں (کی عطا) سے ہم پر محبت کا اظہار فرماتا رہتا ہے اور ہم اپنے گناہوں سے تیرے مقابل ہوتے رہتے ہیں، تیری بھلائی ہم پر نازل ہوتی رہتی ہے، اور ہماری برائی تیری طرف بلند ہوتی رہتی ہے۔ اور تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ تو مہربان بادشاہ ہے، ہماری طرف سے عمل قبیح تیرے پاس آتا رہتا ہے مگر یہ (سب کچھ) تجھے اپنی نعمتوں سے ہمارا احاطہ کرنے اور ہم پر اپنی مہربانیوں سے فضل کرنے سے نہیں روکتا۔

فَسُبْحَانَكَ مَا أَحْلَمَكَ وَأَعْظَمَكَ وَأَكْرَمَكَ مُبْدِئًا وَمُعِيدًا تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَكَرُمَ صَنَائِعُكَ وَفِعَالُكَ

پس تو پاک ہے۔ تو کتنا حلیم ہے، تو کتنا بزرگ ہے، تو کتنا کریم ہے۔ تو ہی ابتدا کرنے والا ہے اور تو ہی لوٹانے والا ہے، تیرے اسماء کتنے مقدّس ہیں، اور تیری

ثنا جلیل ہے، اور تیری بنائی ہوئی چیزیں اور تیرے کام بزرگ ہیں۔

أَنْتَ إِلٰهِي أَوْسَعُ فَضْلاً وَأَعْظَمُ حِلْماً مِنْ أَنْ تُقَايِسَنِي بِفِعْلِي وَخَطِيئَتِي فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ الْعَفْوَ سَيِّدِي سَيِّدِي سَيِّدِي

اے معبود تو اس سے کہیں زیادہ فضل والا ہے اور عظیم حلم والا ہے کہ ناپے مجھے میرے فعل سے اور میری خطاؤں سے، پس اے میرے آقا اے میرے سردار اے میرے آقا مجھے معاف فرمادے درگذر فرمادے اور چشم پوشی فرمالے۔

اَللّٰهُمَّ اشْغَلْنَا بِذِكْرِكَ وَأَعِذْنَا مِنْ سَخَطِكَ وَأَجِرْنَا مِنْ عَذَابِكَ وَارْزُقْنَا مِنْ مَوَاهِبِكَ وَأَنْعِمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَارْزُقْنَا حَجَّ بَيْتِكَ وَزِيَارَةَ قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَمَغْفِرَتُكَ وَرِضْوَانُكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ إِنَّكَ قَرِيبٌ مُجِيبٌ وَارْزُقْنَا عَمَلاً بِطَاعَتِكَ وَتَوَفَّنَا عَلَى مِلَّتِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

اے ہمارے معبود ہمیں اپنے ذکر میں مشغول فرما، اور ہمیں اپنے غصہ سے پناہ دے۔ اے ہمارے معبود ہمیں اپنے ذکر میں مشغول فرما اور ہمیں اپنے غصہ سے پناہ دے اور ہمیں اپنے عذاب سے امان دے اور ہمیں رزق عطا فرما اپنی بخششوں سے اور ہمیں اپنے فضل سے انعام دے اور ہمیں اپنے گھر کا حج اور اپنے نبی (اس پر اور اس کے اہلبیت پر تیرا درود، تیری رحمت و مغفرت اور خوشنودی ہو) کی قبر کی زیارت نصیب فرما، بیشک تو جلد دعا کو قبول فرمانے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی اطاعت کے ساتھ عمل کی توفیق دے اور ہمیں موت دے اپنے

دین پر اور نبیٔ اکرم کی سنّت پر۔ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اُس پر اور اُس کے اہلبیت پر۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا اِجْزِهِمَا بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا وَبِالسَّيِّئَاتِ غُفْرَانًا

اے معبود مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔ ان دونوں کی نیکی کا نیکی سے اجر دے اور برائیوں کا مغفرت سے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَتَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ۔

اے معبود صاحبِ ایمان مردوں اور صاحبِ ایمان عورتوں کو خواہ وہ زندہ ہو یا مُردہ بخش دے، اور ہمارے اور ان کے درمیان نیکیوں کا سلسلہ جاری رکھ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا صَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا حُرِّنَا وَمَمْلُوكِنَا

اے معبود بخش دے ہمارے زندوں کو اور مُردوں کو اور ہم میں جو موجود ہیں انکو اور جو غائب ہیں انکو۔ ہمارے مَردوں کو اور ہماری عورتوں کو، ہمارے چھوٹوں کو، اور ہمارے بڑوں کو، اور ہمارے آزاد بندوں کو اور غلاموں کو۔

كَذَبَ الْعَادِلُونَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا وَخَسِرُوا خُسْرَانًا مُبِينًا۔

اللہ سے انحراف کرنے والوں نے جھوٹ بولا، اور وہ بہت زیادہ گمراہ ہو گئے۔ اور انہوں نے واضح گھاٹا اٹھایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاخْتِمْ

اے معبود محمّد اور ان کی آل پر رحمت فرما اور

لِي بِخَيْرٍ وَاكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي مِنْ اَمْرِ دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِي وَاجْعَلْ عَلَيَّ مِنْكَ وَاقِيَةً بَاقِيَةً وَلَا تَسْلُبْنِي صَالِحَ مَا اَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ وَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا۔

میرا خاتمہ بالخیر فرما اور دنیا اور آخرت کی میری ہر مہم میں کفایت فرما اور اس کو مجھ پر مسلط نہ فرما جو مجھ پر رحم نہ کرے اور میرے اوپر اپنی طرف سے ایک دائمی نگہبان مقرر فرما (جو شر کو دور کرے) اور مجھ سے اپنی عطا کردہ نعمتوں میں سے اچھی نعمتیں سلب نہ فرما اور اپنے فضل سے مجھے حلال اور پاکیزہ با افراط رزق عطا عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِي بِحَرَاسَتِكَ وَاحْفَظْنِي بِحِفْظِكَ وَاكْلَأْنِي بِكِلَائَتِكَ وَارْزُقْنِي حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِنَا هٰذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ وَزِيَارَةَ قَبْرِ نَبِيِّكَ وَالْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَا تُخْلِنِي يَا رَبِّ مِنْ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ الشَّرِيْفَةِ وَالْمَوَاقِفِ الْكَرِيْمَةِ۔

اے معبود میری نگہبانی فرما اپنی (خصوصی) نگہبانی سے اور میری حفاظت فرما اپنی حفاظت سے اور مجھے اپنی رکھوالی میں امان دے اور مجھے اس سال اور ہر سال حج بیت الحرام اور زیارت قبور نبی صلعم اور ائمہ علیہم السلام سے نوازا اور مجھے ان مقاماتِ کریمہ اور زیاراتِ مقدسہ سے محروم نہ رکھ۔

اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيَّ حَتّٰى لَا اَعْصِيَكَ وَاَلْهِمْنِي الْخَيْرَ وَالْعَمَلَ بِهِ وَخَشْيَتَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَا اَبْقَيْتَنِي يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

اے معبود مجھ پر یہاں تک رحم فرما کہ میں تیری معصیت نہ کرسکوں اور اے جہانوں کے پالنے والے مجھے نیکی کا الہام فرما اور اس کے ساتھ عمل کا اور اپنی خشیت کا

رات اور دن جب تک تو مجھے باقی رکھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ کُلَّمَا قُلْتُ قَدْ تَھَیَّأْتُ وَتَعَبَّأْتُ وَقُمْتُ لِلصَّلٰوۃِ بَیْنَ یَدَیْکَ وَنَاجَیْتُکَ اَلْقَیْتَ عَلَیَّ نُعَاسًا اِذَا اَنَا صَلَّیْتُ وَسَلَبْتَنِیْ مُنَاجَاتَکَ اِذَا اَنَا نَاجَیْتُ۔

اے معبود میں نے جس وقت بھی یہ کہا کہ میں آمادہ و تیار ہوا، اور تیرے حضور نماز میں کھڑا ہوا اور تجھ سے سرگوشی کی، تو نے مجھ پر اونگھ مسلط کر دی، جبکہ میں نماز میں تھا۔ اور وقتِ مناجات اپنی مناجات کے حالات میرے دل سے ہٹا دیئے

مَالِیْ کُلَّمَا قُلْتُ قَدْ صَلَحَتْ سَرِیْرَتِیْ وَقَرُبَ مِنْ مَجَالِسِ التَّوَّابِیْنَ مَجْلِسِیْ عَرَضَتْ لِیْ بَلِیَّۃٌ اَزَالَتْ قَدَمِیْ وَحَالَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خِدْمَتِکَ۔

مجھے کیا ہو گیا ہے۔ جب کبھی میں نے کہا میرے دل کی اصلاح ہوئی اور میں توبہ کرنے والوں کی ہم نشینی کے قریب ہوا، میری برائی نے پھر سے ابھر کر ایک مصیبت پیش کر دی، میرے قدم ڈگمگائے اور میرے اور تیری خدمت کے درمیان حائل ہو گئے۔

سَیِّدِیْ لَعَلَّکَ عَنْ بَابِکَ طَرَدْتَنِیْ وَعَنْ خِدْمَتِکَ نَحَّیْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ رَاَیْتَنِیْ مُسْتَخِفًّا بِحَقِّکَ فَاَقْصَیْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ رَاَیْتَنِیْ مُعْرِضًا عَنْکَ فَقَلَیْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ وَجَدْتَنِیْ فِیْ مَقَامِ الْکَاذِبِیْنَ فَرَفَضْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ رَاَیْتَنِیْ غَیْرَ شَاکِرٍ لِنَعْمَآئِکَ فَحَرَمْتَنِیْ اَوْ لَعَلَّکَ فَقَدْتَنِیْ مِنْ

اے میرے آقا شاید تو نے اپنی بارگاہ سے مجھے رد کر دیا ہے اور اپنی خدمت سے مجھے دور کر دیا ہے یا شاید تو نے مجھے تیرے حق کی ادائیگی میں سبک پایا ہے اور مجھے نظر انداز کر دیا ہے یا شاید تو نے مجھے اپنے سے روگرداں پایا اور مجھے بے وقعت کر دیا ہے یا شاید تو نے مجھے دروغ گو پایا اور مجھے چھوڑ دیا ہے یا شاید تو نے مجھے

مَجَالِسِ الْعُلَمَآءِ فَخَذَلْتَنِیْ اَوْلَعَلَّکَ رَاَیْتَنِیْ فِی الْغَافِلِیْنَ فَمِنْ رَحْمَتِکَ اٰیَسْتَنِیْ اَوْلَعَلَّکَ رَاَیْتَنِیْ اٰلِفَ مَجَالِسِ الْبَطَّالِیْنَ فَبَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ خَلَّیْتَنِیْ اَوْلَعَلَّکَ لَمْ تُحِبَّ اَنْ تَسْمَعَ دُعَآئِیْ فَبَاعَدْتَنِیْ اَوْلَعَلَّکَ بِجُرْمِیْ وَجَرِیْرَتِیْ کَافَیْتَنِیْ اَوْلَعَلَّکَ بِقِلَّةِ حَیَآئِیْ مِنْکَ جَازَیْتَنِیْ۔

اپنی نعمتوں کی ناشکر گزاری کرتے ہوئے پایا ہے اور مجھے ان سے محروم کر دیا ہے یا شاید تو نے مجھے علماء کی مجالس میں نہ پایا اور مجھے چھوڑ دیا ہے یا شاید تو نے مجھے غافلوں میں سے پایا اور مجھے اپنی رحمت سے مایوس کر دیا، یا شاید تو نے مجھے بیہودہ گووں کی مجلس سے وابستہ پایا اور مجھے ان کے درمیان چھوڑ دیا یا شاید تو نے میری دعا کو سننا گوارا نہیں کیا اور مجھے دور کر دیا یا شاید میرے جرم اور میرے گناہ کے نتیجہ میں اس انجام تک پہنچایا، یا شاید تجھ سے میری حیا کی کمی تیرے لئے (ایسا کرنے کا) جواز بنی۔

فَاِنْ عَفَوْتَ یَارَبِّ فَطَالَ مَا عَفَوْتَ عَنِ الْمُذْنِبِیْنَ قَبْلِیْ لِاَنَّ کَرَمَکَ اَیْ رَبِّ یَجِلُّ عَنْ مُکَافَاتِ الْمُقَصِّرِیْنَ وَاَنَا عَائِذٌ بِفَضْلِکَ هَارِبٌ مِنْکَ اِلَیْکَ مُتَنَجِّزٌ مَا وَعَدْتَ مِنَ الصَّفْحِ عَمَّنْ اَحْسَنَ بِکَ ظَنًّا۔

پس اگر تو مجھے معاف کر دے تو تیرے عفو کا سلسلہ جو مجھ سے پہلے گنہگاروں کو معاف کرنے میں رہا ہے، دراز ہوگا، کیونکہ اے پروردگار تیری شان کریمی اس سے بہت بلند ہے کہ خطا کاروں سے بدلہ لے، اور میں تیرے فضل کی پناہ مانگتا ہوں، تجھ سے بھاگ کر تیری ہی طرف آ رہا ہوں، اور عرض گزار ہوں کہ تو اپنے اس وعدے کو

کہ جو تیرے متعلق اچھا گمان رکھتا ہے، تو اُس سے درگذر فرما دیتا ہے، پورا کر دے۔

اِلٰهِي اَنْتَ اَوْسَعُ فَضْلًا وَاَعْظَمُ حِلْمًا مِنْ اَنْ تُقَايِسَنِي بِعَمَلِي اَوْ اَنْ تَسْتَزِلَّنِي بِخَطِيئَتِي وَمَا اَنَا يَا سَيِّدِي وَمَا خَطَرِي هَبْنِي بِفَضْلِكَ سَيِّدِي وَتَصَدَّقْ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ وَجَلِّلْنِي بِسَتْرِكَ وَاعْفُ عَنْ تَوْبِيخِي بِكَرَمِ وَجْهِكَ۔

اے معبود تیرا فضل اس سے زیادہ وسیع ہے اور تیری بردباری اُس سے زیادہ عظیم ہے کہ تجھے میرے عمل کی بنا پر سخت گیر بنا دے یا مجھے میری خطاؤں کی بنا پر ذلیل سمجھے، اور میرے آقا میں کیا ہوں اور میرے اندیشے کیا ہیں۔ میرے آقا۔ مجھے اپنے فضل سے بخش دے اور اپنی معافی بطور صدقہ عطا فرما دے اور اپنی پردہ پوشی سے مجھے ڈھانپ لے، اور اپنے ذاتی کرم سے میری سرزنش سے درگذر فرما۔

سَيِّدِي اَنَا الصَّغِيرُ الَّذِي رَبَّيْتَهُ وَاَنَا الْجَاهِلُ الَّذِي عَلَّمْتَهُ وَاَنَا الضَّالُّ الَّذِي هَدَيْتَهُ وَاَنَا الْوَضِيعُ الَّذِي رَفَعْتَهُ وَاَنَا الْخَائِفُ الَّذِي اٰمَنْتَهُ وَالْجَائِعُ الَّذِي اَشْبَعْتَهُ وَالْعَطْشَانُ الَّذِي اَرْوَيْتَهُ وَالْعَارِي الَّذِي كَسَوْتَهُ وَالْفَقِيرُ الَّذِي اَغْنَيْتَهُ وَالضَّعِيفُ الَّذِي قَوَّيْتَهُ وَالذَّلِيلُ الَّذِي اَعْزَزْتَهُ وَالسَّقِيمُ الَّذِي

اے میرے آقا میں وہ خورد ہوں جس کو تو نے پالا ہے، اور میں وہ جاہل ہوں جسے تو نے تعلیم دی ہے، اور میں وہ گمراہ ہوں، جسے تو نے ہدایت دی ہے، اور میں وہ پست ہوں جسے تو نے بلند کیا ہے اور میں وہ خوفزدہ ہوں جسے تو نے امان دی ہے۔ اور میں وہ بھوکا ہوں جسے تو نے سیر کیا ہے اور وہ پیاسا ہوں جسے تو نے سیراب کیا۔ اور وہ برہنہ ہوں جسے تو نے لباس دیا اور وہ نادار ہوں جسے تو نے

شَفَيْتَهُ وَالسَّآئِلُ الَّذِىْ اَعْطَيْتَهُ
وَالْمُذْنِبُ الَّذِىْ سَتَرْتَهُ وَالْخَاطِئُ
الَّذِىْ اَقَلْتَهُ وَاَنَا الْقَلِيْلُ الَّذِىْ
كَثَّرْتَهُ وَالْمُسْتَضْعَفُ الَّذِىْ
نَصَرْتَهُ وَاَنَا الطَّرِيْدُ الَّذِىْ اٰوَيْتَهُ.

تونگر کیا، اور وہ ناتوان ہوں جسے تونے
قوت عطا کی اور وہ ذلیل ہوں جسے تونے
عزت بخشی اور وہ بیمار ہوں جسے تونے شفا
دی اور وہ سائل ہوں جسے تونے عطا سے
نوازا ہے، اور وہ گنہگار ہوں جس کی تونے
ستر پوشی فرمائی اور وہ خطاکار ہوں جس کی
خطاؤں کو تونے حقیر جانا ہے، اور میں وہ
قلیل العمل ہوں جسے تونے کثرت مرحمت
فرمائی اور میں وہ ہوں جس کی تونے ضعیف
جان کر نصرت کی، اور میں وہ راندہ ہوں
جسے تونے پناہ دی۔

اَنَا يَا رَبِّ الَّذِىْ لَمْ اَسْتَحْيِكَ
فِى الْخَلَآءِ وَلَمْ اُرَاقِبْكَ فِى الْمَلَآءِ
اَنَا صَاحِبُ الدَّوَاهِى الْعُظْمٰى اَنَا
الَّذِىْ عَلٰى سَيِّدِهٖ اجْتَرٰى اَنَا الَّذِىْ
عَصَيْتُ جَبَّارَ السَّمَآءِ اَنَا الَّذِىْ
اَعْطَيْتُ عَلٰى مَعَاصِى الْجَلِيْلِ الرُّشَا
اَنَا الَّذِىْ حِيْنَ بُشِّرْتُ بِهَا خَرَجْتُ
اِلَيْهَا اَسْعٰى اَنَا الَّذِىْ اَمْهَلْتَنِىْ فَمَا
ارْعَوَيْتُ وَسَتَرْتَ عَلَىَّ فَمَا اسْتَحْيَيْتُ
وَعَمِلْتُ بِالْمَعَاصِىْ فَتَعَدَّيْتُ

اے میرے پروردگار میں وہ ہوں کہ جس
نے خلوت میں تجھ سے حیا نہ کی اور جلوت
میں (تیرے حقوق کی) نگہبانی نہ کی، میں نے
ہی بڑی بڑی چالاکیوں کا ارتکاب کیا ہے۔
میں ہی وہ ہوں جس نے اپنے آقا کے خلاف
جرأت کی، میں ہی وہ ہوں جس نے آسمانوں
کے جبّار کی معصیت کی، اور میں ہی وہ ہوں
جس نے بڑے گناہوں کے ارتکاب کے لئے
رشوت دی۔ میں ہی وہ ہوں کہ جب مجھے
(نجات کی) بشارت دی گئی تو میں نے اُس

وَ اَسْقَطْتَنِیْ مِنْ عَیْنِكَ فَمَا بَالَیْتُ فَبِحِلْمِكَ اَمْهَلْتَنِیْ وَ بِسِتْرِكَ سَتَرْتَنِیْ حَتّٰی كَاَنَّكَ اَغْفَلْتَنِیْ وَ مِنْ عُقُوْبَاتِ الْمَعَاصِیْ جَنَّبْتَنِیْ حَتّٰی كَاَنَّكَ اسْتَحْیَیْتَنِیْ۔

کے خلاف سعی کی، میں ہی وہ ہوں کہ جسے تو نے مہلت دی مگر میں (برائی سے) باز نہ آیا، تو نے میرے عیوب پر پردہ ڈالا لیکن میں نے حیا نہ کی اور میں نے گناہ کئے اور حد سے تجاوز کیا۔ اور تو نے مجھے اپنی نظر سے گرا دیا، مگر میں نے پرواہ نہ کی، اور تو نے اپنی بردباری سے مجھے مہلت دی اور اپنے پردہ سے میری پردہ داری کی یہاں تک کہ گویا تو نے (تیرے حلم و پردہ پوشی نے) مجھے غافل بنا دیا، اور میرے گناہوں کی سزا سے یوں گریز کی، کہ گویا تو مجھ سے شرم کرتا ہے۔

اِلٰهِیْ لَمْ اَعْصِكَ حِیْنَ عَصَیْتُكَ وَ اَنَا بِرُبُوْبِیَّتِكَ جَاحِدٌ وَ لَا بِاَمْرِكَ مُسْتَخِفٌّ وَ لَا لِعُقُوْبَتِكَ مُتَعَرِّضٌ وَ لَا لِوَعِیْدِكَ مُتَهَاوِنٌ لٰكِنْ خَطِیْئَةٌ عَرَضَتْ وَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ وَ غَلَبَنِیْ هَوَایَ وَ اَعَانَنِیْ عَلَیْهَا شِقْوَتِیْ وَ غَرَّنِیْ سِتْرُكَ الْمُرْخٰی عَلَیَّ فَقَدْ عَصَیْتُكَ وَ خَالَفْتُكَ بِجُهْدِیْ فَالْاٰنَ مِنْ عَذَابِكَ مَنْ یَسْتَنْقِذُنِیْ وَ مِنْ اَیْدِی الْخُصَمَاءِ

اے میرے معبود میں نے جب تیری نافرمانی کی تو ایسی نافرمانی نہیں کی کہ گویا میں تیری ربوبیت کا منکر ہوں یا تیرے حکم کو خفیف سمجھتا ہوں، یا تیری عقوبت کا منکر ہوں یا تیرے وعدوں کو بے وقعت سمجھتا ہوں، بلکہ خطائیں واقع ہو گئیں کیونکہ میرے نفس نے (اُن کو) میرے لئے زینت دی اور میری خواہشات نے مجھ پر غلبہ کیا اور میری بدبختی نے اُن کی اعانت کی اور میں تیری پردہ پوشی سے جو (ہمیشہ) مجھ پر رہی

غَدًا مَنْ يُخَلِّصُنِىْ وَبِحَبْلِ مَنْ اَتَّصِلُ اِنْ اَنْتَ قَطَعْتَ حَبْلَكَ عَنِّىْ ۔

دھوکہ کھا گیا۔ اور میں نے اپنی پوری کوشش سے تیری معصیت کی اور مخالفت کی پس اب مجھے تیرے عذاب سے کون نجات دے گا اور کل مجھے دشمنوں کے ہاتھوں سے خلاصی دینے والا کون ہوگا اگر تو اپنی رسّی کو مجھ سے منقطع کرلے تو پھر میں کس کے دامن میں پناہ لے سکوں گا۔

فَوَاسَوْاَتَا عَلٰى مَا اَحْصٰى كِتَابُكَ مِنْ عَمَلِىَ الَّذِىْ لَوْلَا مَا اَرْجُوْ مِنْ كَرَمِكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ وَنَهْيِكَ اِيَّاىَ عَنِ الْقُنُوْطِ لَقَنَطْتُ عِنْدَ مَا اَتَذَكَّرُهَا يَا خَيْرَ مَنْ دَعَاهُ دَاعٍ وَاَفْضَلَ مَنْ رَجَاهُ رَاجٍ ۔

ہائے افسوس اس پر کہ تیری کتاب نے میرے ایسے اعمال کو شمار کرلیا کہ اگر میں تیرے کرم سے تیری وسیع رحمت کی امید نہ رکھتا اور مایوس ہونے سے باز رہنے کا تیرا حکم نہ ہوتا تو اے سب سے بہتر ہستی جسے پکارنے والا پکارتا ہے اور سب سے افضل ہستی جس سے امید رکھنے والا امید رکھتا ہے جب بھی اُن اعمال کو یاد کرتا مایوس ہوجاتا۔

اَللّٰهُمَّ بِذِمَّةِ الْاِسْلَامِ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ وَبِحُرْمَةِ الْقُرْاٰنِ اَعْتَمِدُ اِلَيْكَ وَبِحُبِّىَ النَّبِىَّ الْاُمِّىَّ الْقُرَشِىَّ الْهَاشِمِىَّ الْعَرَبِىَّ التِّهَامِىَّ الْمَكِّىَّ الْمَدَنِىَّ اَرْجُو الزُّلْفَةَ لَدَيْكَ فَلَا تُوْحِشِ اسْتِيْنَاسَ اِيْمَانِىْ وَلَا

اے معبود میں اسلام کی پناہ لیتے ہوئے تجھ سے توسّل ڈھونڈتا ہوں، اور قرآن کی حرمت کے سبب تجھ پر اعتماد کرتا ہوں اور نبی امّی قرشی ہاشمی عربی تہامی مکی مدنی سے اپنی محبّت کے وسیلہ سے تیرے تقرّب کی امید رکھتا ہوں۔ پس میرے ایمان سے

تَجْعَلُ ثَوَابِيْ ثَوَابَ مَنْ عَبَدَ سِوَاكَ
فَاِنَّ قَوْمًا اٰمَنُوْا بِاَلْسِنَتِهِمْ لِيَحْقِنُوْا
بِهِ دِمَآئَهُمْ فَاَدْرَكُوْا مَا اَمَّلُوْا
وَاِنَّا اٰمَنَّا بِكَ بِاَلْسِنَتِنَا وَقُلُوْبِنَا
لِتَعْفُوَ عَنَّا فَاَدْرِكْنَا مَا اَمَّلْنَا
وَثَبِّتْ رَجَائَكَ فِيْ صُدُوْرِنَا
وَلَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

میری محبت کو بیگانہ نہ بنا۔
اور میرے ثواب کو اُس شخص کے ثواب
کی مانند قرار نہ دے جو تیرے سوا کسی اور
کا بندہ ہے۔ کیونکہ بعض لوگ صرف زبان
سے ایمان لاتے ہیں تاکہ اپنا خون بچا سکیں
پس وہ اپنی امیدوں کو پالیتے ہیں، اور
تحقیق ہم تجھ پر ایمان لائے ہیں اپنی زبان
سے اور دل سے تاکہ تو ہمیں بخش دے۔
پس ہمیں پہنچا دے اس منزل تک جس کی
ہم امید لگائے ہیں، اور اپنی امید کو
ہمارے سینوں میں پیوست کر دے اور
ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے ہمیں
ہدایت دینے کے بعد اور اپنے حضور سے
ہمیں رحمت عطا فرما۔ بیشک تو بہت
صاحبِ بخشش ہے۔

فَوَعِزَّتِكَ لَوِ انْتَهَرْتَنِيْ مَا بَرِحْتُ
مِنْ بَابِكَ وَلَا كَفَفْتُ عَنْ تَمَلُّقِكَ
لِمَا اُلْهِمَ قَلْبِيْ مِنَ الْمَعْرِفَةِ
بِكَرَمِكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ

پس تیری عزت کی قسم اگر تو نے مجھے جھڑک
دیا تو میں تیرے در سے نہیں ٹلوں گا اور
نہ تیری خوشامد سے باز آؤں گا بسبب
اُس الہام کے جو تو نے میرے دل میں اپنے
کرم کی معرفت اور اپنی وسعتِ رحمت
سے کیا ہے۔

اِلٰی مَنْ یَذْهَبُ الْعَبْدُ اِلَّا اِلٰی مَوْلَاہُ وَاِلٰی مَنْ یَلْتَجِئُ الْمَخْلُوْقُ اِلَّا اِلٰی خَالِقِهٖ۔

سوائے اپنے مالک کے بندہ کس طرف جائے اور مخلوق اپنے خالق کے سوا کس سے التجا کرے۔

اِلٰهِیْ لَوْ قَرَنْتَنِیْ بِالْاَصْفَادِ وَمَنَعْتَنِیْ سَیْبَكَ مِنْ بَیْنِ الْاَشْهَادِ وَدَلَلْتَ عَلٰی فَضَائِحِیْ عُیُوْنَ الْعِبَادِ وَاَمَرْتَ بِیْ اِلَی النَّارِ وَحُلْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْاَبْرَارِ مَا قَطَعْتُ رَجَائِیْ مِنْكَ وَمَا صَرَفْتُ تَاْمِیْلِیْ لِلْعَفْوِ عَنْكَ وَلَاخَرَجَ حُبُّكَ مِنْ قَلْبِیْ اَنَا لَا اَنْسٰی اَیَادِیَكَ عِنْدِیْ وَسَتْرَكَ عَلَیَّ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا۔

اے معبود اگرچہ تو مجھے زنجیروں میں جکڑ دے اور مجھے اپنے کھلے ہوئے لطف سے محروم فرما دے اور لوگوں کی نظروں کو میری رسوائی کی طرف رہنمائی کرے اور میرے لئے جہنم کا حکم دے اور میرے اور نیکو کار بندوں کے درمیان حائل ہو جائے پھر بھی میں اپنی امید تجھ سے منقطع نہیں کروں گا اور تیرے درگزر کے بارے میں اپنی امید کا رخ تجھ سے نہیں موڑوں گا اور تیری محبت میرے قلب سے نہیں نکلے گی اور جو تیری نوازشات مجھ پر ہیں اُن کو اور اس دارِ فانی میں تیری پردہ پوشی کو نہ بھولوں گا۔

سَیِّدِیْ اَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْیَا مِنْ قَلْبِیْ وَاجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِهٖ خِیَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَانْقُلْنِیْ اِلٰی دَرَجَةِ التَّوْبَةِ اِلَیْكَ

میرے آقا دنیا کی محبت میرے دل سے نکال دے اور اپنی برگزیدہ بہترین خلقت اور نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے محمد اور ان کی آل سے اللہ کی ان پر رحمتیں ہوں میرا رابطہ قائم کردے اور

وَاَعِنِّيْ بِالْبُكَآءِ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَدْ
اَفْنَيْتُ بِالتَّسْوِيْفِ وَالْاٰمَالِ عُمْرِيْ
وَقَدْ نَزَلْتُ مَنْزِلَةَ الْاٰيِسِيْنَ مِنْ
خَيْرِيْ فَمَنْ يَكُوْنُ اَسْوَءَ حَالًا مِنِّيْ
اِنْ اَنَا نُقِلْتُ عَلٰى مِثْلِ حَالِيْ اِلٰى
قَبْرِيْ لَمْ اُمَهِّدْهُ لِرَقْدَتِيْ وَلَمْ
اَفْرُشْهُ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ لِضَجْعَتِيْ
وَمَالِيْ لَا اَبْكِيْ وَلَا اَدْرِيْ اِلٰى مَا يَكُوْنُ
مَصِيْرِيْ وَاَرٰى نَفْسِيْ تُخَادِعُنِيْ
وَاَيَّامِيْ تُخَاتِلُنِيْ وَقَدْ خَفَقَتْ عِنْدَ
رَاْسِيْ اَجْنِحَةُ الْمَوْتِ فَمَالِيْ لَا اَبْكِيْ
اَبْكِيْ لِخُرُوْجِ نَفْسِيْ اَبْكِيْ لِظُلْمَةِ
قَبْرِيْ اَبْكِيْ لِضِيْقِ لَحْدِيْ اَبْكِيْ
لِسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ اِيَّايَ اَبْكِيْ
لِخُرُوْجِيْ مِنْ قَبْرِيْ عُرْيَانًا
ذَلِيْلًا حَامِلًا ثِقْلِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ
اَنْظُرُ مَرَّةً عَنْ يَمِيْنِيْ وَاُخْرٰى
عَنْ شِمَالِيْ اِذِ الْخَلَائِقُ فِيْ شَاْنٍ
غَيْرِ شَاْنِيْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ
يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُغْنِيْهِ وُجُوْهٌ
يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ

مجھے اپنی طرف توبہ کے درجہ میں منتقل
فرما اور مجھے اپنے نفس پر رونے پر مجبور کر،
کیونکہ میں تاسف اور اپنی عمر کی آرزوؤں
میں گم ہو گیا ہوں، اور اپنی بھلائی سے مایوس
ہو جانیوالوں کی منزل پر آپہنچا ہوں پس مجھ سے
زیادہ بدحال کون ہوگا، اگر میں اسی حالت
میں قبر میں منتقل ہو جاؤں اُسے (قبر کو)
سونے کے لئے آرام دہ بنائے بغیر اور اپنے
آرام کے لئے عمل صالح سے اُس کا بچھونا
بنائے بغیر اور مجھے کیا ہوگیا ہے کہ نہ تو میں
(اس حال پر) روتا ہوں اور نہ اس کا خیال
کرتا ہوں کہ میرا انجام کیا ہوگا، میں دیکھتا
ہوں کہ میرا نفس مجھے دھوکا دیتا ہے اور
میری عمر مجھے فریب دے رہی ہے، اور موت
کے پر میرے سر کے قریب پھڑپھڑاتے (محسوس
ہوتے) ہیں، پس مجھے کیا ہوگیا کہ میں نہیں
روتا، مجھے اپنی جان کے نکلنے پر رونا چاہئے
مجھے قبر کی تاریکی پر رونا چاہئے مجھے اپنی لحد
کی تنگی پر رونا چاہئے، مجھے منکر و نکیر کے
سوالوں پر رونا چاہئے اور اپنی قبر سے برہنہ
ذلیل اسطرح نکلنے پر رونا چاہئے کہ اپنے

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ وَذِلَّةٌ۔

(گناہوں کا) بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوئے ہیں ایک بار داہنی طرف دیکھتا ہوں گا، اور دوسری مرتبہ اپنی بائیں جانب جبکہ دوسرے لوگ مجھ سے مختلف حال میں ہونگے اُس دن اُن میں سے ہر شخص ایک خاص حال میں ہوگا، اُس دن کچھ چہرے کشادہ دمکتے ہوئے ہنستے ہوئے خوش وخرم ہونگے اور کچھ چہرے اُس دن گرد آلود ہونگے اُن پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی انقباض ہوگا اور اور ذلت وخواری ہویدا ہوگی۔

سَيِّدِي عَلَيْكَ مُعَوَّلِي وَمُعْتَمَدِي وَرَجَائِي وَتَوَكُّلِي وَبِرَحْمَتِكَ تَعَلُّقِي تُصِيبُ بِرَحْمَتِكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي بِكَرَامَتِكَ مَنْ تُحِبُّ۔

میرے آقا میرا تکیہ تیری ہی ذات پر ہے اور تجھ ہی پر میرا اعتماد ہے، تو ہی میری امید گاہ ہے اور تیری ہی ذات پر میرا بھروسہ ہے، اور تیری ہی رحمت سے میری وابستگی ہے، تو جس پر چاہتا ہے اپنی رحمت نازل کرتا ہے، اور جسے پسند کرتا ہے اپنے کرم سے اُس کی ہدایت کرتا ہے۔

فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا نَقَّيْتَ مِنَ الشِّرْكِ قَلْبِي وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى بَسْطِ لِسَانِي أَفَبِلِسَانِي هٰذَا الْكَالِّ أَشْكُرُكَ أَمْ بِغَايَةِ جُهْدِي فِي عَمَلِي أُرْضِيكَ

اور تیرے ہی لئے حمد ہے، اس پر کہ تونے میرے قلب کو شرک سے پاک کیا اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ تونے میری زبان کھول دی، کیا اپنی اس کند زبان سے تیرا شکر

وَمَا قَدْرُ لِسَانِي يَا رَبِّ فِي جَنْبِ شُكْرِكَ وَمَا قَدْرُ عَمَلِي فِي جَنْبِ نِعَمِكَ وَإِحْسَانِكَ۔

کر سکتا ہوں یا اپنے عمل کی انتہائی کوشش سے تجھے راضی کر سکتا ہوں۔ اور اے میرے پروردگار میری زبان کی تیرے شُکر کے نزدیک کیا حقیقت ہے، اور میرے عمل کی تیری نعمت اور احسان کے سامنے کیا وقعت ہے۔

اِلٰهِي اِنَّ جُودَكَ بَسَطَ اَمَلِي وَشُكْرَكَ قَبِلَ عَمَلِي۔

اے معبود بے شک تیری سخاوت میری آرزو کو دراز کرتی ہے، اور تیرا شکر کرنا میرے عمل کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔

سَيِّدِي اِلَيْكَ رَغْبَتِي وَاِلَيْكَ رَهْبَتِي وَاِلَيْكَ تَأْمِيلِي وَقَدْ سَاقَنِي اِلَيْكَ اَمَلِي وَعَلَيْكَ يَا وَاحِدِي عَكَفَتْ هِمَّتِي وَفِيمَا عِنْدَكَ انْبَسَطَتْ رَغْبَتِي وَلَكَ خَالِصُ رَجَائِي وَخَوْفِي وَبِكَ اَنِسَتْ مَحَبَّتِي وَاِلَيْكَ اَلْقَيْتُ بِيَدِي وَبِحَبْلِ طَاعَتِكَ مَدَدْتُ رَهْبَتِي۔

اے میرے آقا میں تجھ ہی سے رغبت رکھتا ہوں اور تجھ ہی سے خائف ہوں اور تجھ ہی سے میری امید وابستہ ہے، میری امید مجھے تیری طرف ہانک لائی ہے۔ اور میرے خدائے یگانہ میرے ارادے تیری ہی بارگاہ سے وابستہ ہیں، اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہی میری رغبت کی انبساط ہے اور میری امید اور میرا خوف خالصتاً تیرے ہی لئے ہے، اور میری محبت تجھ ہی سے مانوس ہے، اور میں نے اپنے آپ کو تیرے ہی حوالے کر دیا ہے اور تیری طاعت کی رسی سے منسلک ہو کر میں نے اپنے خوف کو بڑھا لیا ہے۔

يَا مَوْلَايَ بِذِكْرِكَ عَاشَ قَلْبِي

اے میرے مالک تیری یاد سے میرا دل زندہ

وَبِمُنَاجَاتِكَ بَرَدْتُ اَلَمَ الْخَوْفِ عَنِّيْ فَيَا مَوْلَايَ وَيَا مُؤَمَّلِيْ وَيَا مُنْتَهٰى سُؤْلِيْ فَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ذَنْبِيَ الْمَانِعِ لِيْ مِنْ لُزُوْمِ طَاعَتِكَ فَاِنَّمَا اَسْئَلُكَ لِقَدِيْمِ الرَّجَآءِ فِيْكَ وَعَظِيْمِ الطَّمَعِ مِنْكَ الَّذِيْ اَوْجَبْتَهُ عَلٰى نَفْسِكَ مِنَ الرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ۔

ہے اور تیری مناجات سے میں خوف کے الم سے سکون پالیتا ہوں، پس اے میرے مالک اے میری امید گاہ اور میرے سوال کی انتہا میرے اور میرے گناہوں کے درمیان جو میرے لئے تیری اطاعت کو مجھ پر لازم کر دینے میں مانع ہے، تفرقہ ڈال دے، بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے وہ ذات جس نے اپنے نفس پر شفقت و رحمت واجب کر لی ہے اپنی دیرینہ امید اور عظیم طمع کے سبب جو میں نے تجھ سے وابستہ کر رکھی ہے۔

فَالْاَمْرُ لَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِيَالُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ وَكُلُّ شَيْءٍ خَاضِعٌ لَكَ تَبَارَكْتَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

پس تیرے ہی لئے امر ہے، تو یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور تمام مخلوق تیری عیال ہے اور تیرے قبضہ میں ہے اور ہر شے تیری تابع فرمان ہے، تو برکت والا ہے اے جہانوں کے پالنے والے۔

اِلٰهِيْ ارْحَمْنِيْ اِذَا انْقَطَعَتْ حُجَّتِيْ وَكَلَّ عَنْ جَوَابِكَ لِسَانِيْ وَطَاشَ عِنْدَ سُؤَالِكَ اِيَّايَ لُبِّيْ فَيَا عَظِيْمَ رَجَائِيْ لَا تُخَيِّبْنِيْ اِذَا اشْتَدَّتْ فَاقَتِيْ وَلَا تَرُدَّنِيْ لِجَهْلِيْ وَلَا

میرے معبود مجھ پر رحم فرما اس وقت جب میری حجت منقطع ہو جائے اور میری زبان تیرے (سوال کا) جواب دینے سے کند ہو جائے اور میرا دل تیری باز پرس سے پریشان ہو جائے۔ پس اے میری عظیم

تَمنَعنِي بِقِلَّةِ صَبرِي أَعطِنِي بِفَقرِي وَارحَمنِي بِضَعفِي۔

اُمیدگاہ مجھے نااُمید نہ کرنا جب میری درماندگی شدت اختیار کر جائے اور مجھے میری جہالت کے سبب رد نہ کر دینا اور میری قلتِ صبر کی وجہ سے مجھے انکار نہ کر دینا مجھے میری ناداری میں عطا فرمانا اور مجھ پر میری ناتوانی میں رحم فرمانا۔

سَيِّدِي عَلَيكَ مُعتَمَدِي وَمُعَوَّلِي وَرَجَائِي وَتَوَكُّلِي وَبِرَحمَتِكَ تَعَلُّقِي وَبِفِنَائِكَ أَحُطُّ رَحلِي وَبِجُودِكَ أَقصِدُ طَلِبَتِي وَبِكَرَمِكَ أَي رَبِّ أَستَفتِحُ دُعَائِي وَلَدَيكَ أَرجُو فَاقَتِي وَبِغِنَاكَ أَجبُرُ عَيلَتِي وَتَحتَ ظِلِّ عَفوِكَ قِيَامِي وَإِلَى جُودِكَ وَكَرَمِكَ أَرفَعُ بَصَرِي وَإِلَى مَعرُوفِكَ أُدِيمُ نَظَرِي فَلَا تُحرِقنِي بِالنَّارِ وَأَنتَ مَوضِعُ أَمَلِي وَلَا تُسكِنِّي الهَاوِيَةَ فَإِنَّكَ قُرَّةُ عَينِي۔

اے میرے آقا تجھ پر ہی تو میرا اعتماد اور تکیہ ہے اور تو ہی تو میری امید اور تو ہی میرا بھروسہ ہے، اور تیری رحمت سے میری وابستگی ہے، اور تیرے ہی آستانہ پر اپنا بارِ سفر اتارتا ہوں، اور تیری ہی بخشش کی وجہ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہوں اور تیرے کرم سے اپنی دعا کا آغاز کرتا ہوں اور تجھ ہی سے اپنے فاقہ کے رفع کرنے کی امید رکھتا ہوں، اور تیری بے نیازی سے اپنی بیچارگی کا علاج کرتا ہوں اور تیرے درگذر کے سایہ کے نیچے میں قیام کرتا ہوں اور تیری بخشش و کرم کی طرف اپنی نظر اٹھاتا ہوں اور تیرے احسانات پر ہمیشہ میری نگاہ رہتی ہے، پس مجھے آگ سے مت جلانا کیونکہ تو ہی میری امیدگاہ ہے، اور

مجھے دوزخ میں سکونت نہ دینا، کیونکہ تو ہی میری خنکیٔ چشم ہے۔

يَا سَيِّدِي لَا تُكَذِّبْ ظَنِّي بِإِحْسَانِكَ وَمَعْرُوفِكَ فَإِنَّكَ ثِقَتِي وَلَا تَحْرِمْنِي ثَوَابَكَ فَإِنَّكَ الْعَارِفُ بِفَقْرِي

اے میرے آقا اپنے احسان اور اچھائی کے بارے میں میرے گمان کی تکذیب نہ کر کیونکہ تو ہی میرا آسرا ہے اور مجھے اپنے ثواب سے محروم نہ فرما کیونکہ تو میری ناداری سے واقف ہے۔

إِلٰهِي إِنْ كَانَ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَلَمْ يُقَرِّبْنِي مِنْكَ عَمَلِي فَقَدْ جَعَلْتُ الْاِعْتِرَافَ إِلَيْكَ بِذَنْبِي وَسَائِلَ عِلَلِي إِلٰهِي إِنْ عَفَوْتَ فَمَنْ أَوْلَى مِنْكَ بِالْعَفْوِ وَإِنْ عَذَّبْتَ فَمَنْ أَعْدَلُ مِنْكَ فِي الْحُكْمِ

میرے معبود اگر میری موت قریب آپہنچی ہو اور میں اپنے عمل کو تیرا مقرب نہ بنا سکا ہوں تو میں تیرے حضور اپنے گناہ کے اعتراف کو اپنے عذر کا وسیلہ بنا رہا ہوں، اے میرے معبود اگر تو معاف فرما دے تو تجھ سے بڑھ کر درگذر کرنے والا کون ہے اور اگر تو عذاب کرے تو تجھ سے بڑھ کر حکم میں عدل کرنے والا کون ہے۔

إِرْحَمْ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا غُرْبَتِي وَعِنْدَ الْمَوْتِ كُرْبَتِي وَفِي الْقَبْرِ وَحْدَتِي وَفِي اللَّحْدِ وَحْشَتِي وَإِذَا نُشِرْتُ لِلْحِسَابِ بَيْنَ يَدَيْكَ ذُلَّ مَوْقِفِي وَاغْفِرْ لِي مَا خَفِيَ عَلَى الْآدَمِيِّينَ مِنْ عَمَلِي وَأَدِمْ لِي مَا بِهِ سَتَرْتَنِي۔

اس دنیا میں میری غربت پر رحم فرما اور موت کے وقت میری جانکنی پر اور قبر میں میری تنہائی پر اور لحد میں میری وحشت پر، اور میرے حقیر موقف پر جب میں تیرے حضور حساب کے لئے اٹھایا جاؤں، اور معاف فرما دے میرے وہ عمل جو آدمیوں

سے چھپے ہوئے ہیں۔ اور مجھے زیادہ عطا
فرما اُس کا جو تو نے مجھ سے چھپا رکھا ہے۔

وَارْحَمْنِيْ صَرِيْعًا عَلَى الْفِرَاشِ
تُقَلِّبُنِيْ اَيْدِيْ اَحِبَّتِيْ وَتَفَضَّلْ
عَلَيَّ مَمْدُوْدًا عَلَى الْمُغْتَسَلِ يُقَلِّبُنِيْ
صَالِحُ جِيْرَتِيْ وَتَحَنَّنْ عَلَيَّ مَحْمُوْلًا
قَدْ تَنَاوَلَ الْاَقْرِبَاۗءُ اَطْرَافَ جِنَازَتِيْ
وَجُدْ عَلَيَّ مَنْقُوْلًا قَدْ نَزَلْتُ بِكَ
وَحِيْدًا فِيْ حُفْرَتِيْ وَارْحَمْ فِيْ
ذٰلِكَ الْبَيْتِ الْجَدِيْدِ غُرْبَتِيْ حَتّٰى
لَا اَسْتَاْنِسَ بِغَيْرِكَ ۔

اور مجھ پر رحم فرما جب میں بستر (مرگ)
پر گر جاؤں (اس حالت میں) کہ دوستوں
کے ہاتھ مجھے کروٹ بدلوائیں۔ اور مجھ پر
اپنا فضل کر جب میں غسل دیئے جانے کی
جگہ پر دراز ہوں، اور نیک ہمسائے میرے
پہلو بدل رہے ہوں، اور مجھ پر مہربانی فرما
جب اٹھائیں اقربا میرے جنازے کے
اطراف کو اور مجھ پر بخشش فرما۔ جب میری
لاش (قبر کی طرف) لے جائی جا رہی ہو۔
میں اپنی قبر میں تیرے پاس اکیلا وارد
ہوا ہوں۔ تو اُس نئے گھر میں میری غربت
پر رحم فرما، یہاں تک کہ تیرے سوا کسی
دوسرے سے میرا اُنس نہ رہے۔

يَا سَيِّدِيْ اِنْ وَكَلْتَنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ
هَلَكْتُ سَيِّدِيْ فَبِمَنْ اَسْتَغِيْثُ
اِنْ لَمْ تُقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ فَاِلٰى مَنْ
اَفْزَعُ اِنْ فَقَدْتُ عِنَايَتَكَ فِيْ
ضَجْعَتِيْ وَاِلٰى مَنْ اَلْتَجِئُ اِنْ لَمْ
تُنَفِّسْ كُرْبَتِيْ ۔

میرے آقا اگر تو مجھے نفس کے حوالہ کر دے
گا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا، میرے آقا
اگر تو میری لغزش کو نظر انداز نہ فرمائے
تو پھر میں کسے مدد کے لئے پکاروں اور
اگر اپنی آرام گاہ میں تیری عنایت کو کھو دوں
تو کس ذریعہ سے اپنے ہراس کو دور کروں

اور اگر تو نے میری مصیبت کو رفع نہ کیا تو میں کس کے پاس اپنی التجا و فریاد لے کر جاؤں۔

سَيِّدِي مَنْ لِي وَمَنْ يَرْحَمُنِي إِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي وَفَضْلَ مَنْ أُؤَمِّلُ إِنْ عَدِمْتُ فَضْلَكَ يَوْمَ فَاقَتِي وَإِلَى مَنِ الْفِرَارُ مِنَ الذُّنُوبِ إِذَا انْقَضَى أَجَلِي۔

میرے آقا میرا کون ہے اور کون مجھ پر رحم کریگا اگر تو رحم نہ فرمائے اور اپنے فقر و فاقہ کے دن کس کے فضل کی امید رکھوں اگر تیرے فضل سے محروم ہو جاؤں اور کس کی طرف گناہوں سے فرار ممکن ہے جب میری اجل آپہنچے

سَيِّدِي لَا تُعَذِّبْنِي وَأَنَا أَرْجُوكَ إِلٰهِي حَقِّقْ رَجَائِي وَآمِنْ خَوْفِي فَإِنَّ كَثْرَةَ ذُنُوبِي لَا أَرْجُو فِيهَا إِلَّا عَفْوَكَ۔

اے میرے آقا مجھے عذاب میں نہ ڈال دینا جبکہ میں تجھ ہی سے امید رکھتا ہوں میرے معبود میری امید برلا اور میرے خوف کو امن سے بدل دے پس اگر میرے گناہ بہت زیادہ ہیں تو میں ان میں سوائے تیری بخشش کے اور کوئی امید نہیں رکھتا

سَيِّدِي أَنَا أَسْأَلُكَ مَا لَا أَسْتَحِقُّ وَأَنْتَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ فَاغْفِرْ لِي وَأَلْبِسْنِي مِنْ نَظَرِكَ ثَوْبًا يُغَطِّي عَلَيَّ التَّبِعَاتِ وَتَغْفِرُهَا لِي وَلَا أُطَالَبُ بِهَا إِنَّكَ ذُو مَنٍّ قَدِيمٍ وَصَفْحٍ عَظِيمٍ وَ

میرے آقا میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ کچھ جس کا میں مستحق نہیں اور تو تو اہل تقویٰ و اہل مغفرت ہے پس مجھے بخش دے اور اپنی نظر کرم سے مجھے ایسا لباس پہنا دے جو مجھے (خطاؤں کی) انجام کار سزا سے ڈھانپ لے اور تو انہیں معاف کر دے اور

تجاوُزِ کریمٍ۔

اِلٰهِیْ اَنْتَ الَّذِیْ تُفِیْضُ سَیْبَكَ عَلٰی مَنْ لَا یَسْئَلُكَ وَعَلَی الْجَاحِدِیْنَ بِرُبُوْبِیَّتِكَ فَكَیْفَ سَیِّدِیْ بِمَنْ سَئَلَكَ وَاَیْقَنَ اَنَّ الْخَلْقَ لَكَ وَالْاَمْرَ اِلَیْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

سَیِّدِیْ عَبْدُكَ بِبَابِكَ اَقَامَتْهُ الْخَصَاصَةُ بَیْنَ یَدَیْكَ یَقْرَعُ بَابَ اِحْسَانِكَ بِدُعَآئِهٖ فَلَا تُعْرِضْ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ عَنِّیْ وَاقْبَلْ مِنِّیْ مَا اَقُوْلُ فَقَدْ دَعَوْتُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ وَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ لَا تَرُدَّنِیْ مَعْرِفَةً مِنِّیْ بِرَاْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ۔

میں یہ مطالبہ نہیں کرتا مگر اس لئے کہ تو ہمیشہ سے صاحب احسان، عظیم درگذر والا اور معاف کرنے میں کریم ہے۔

اے معبود تو وہ ہے جو اپنے فیض کی نہر اُس پر بھی جاری کرتا ہے جو تجھ سے نہیں مانگتا۔ اور ان پر بھی جو تیری ربوبیت کے منکر ہیں پس اے میرے آقا اُس کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے جو تجھ سے مانگتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ تیرے ہی لئے خلق و امر ہے۔ اے جہانوں کے پالنے والے تو برکت والا اور اعلیٰ ہے۔

اے میرے آقا تیرا غلام تیرے دروازے پر حاضر ہے۔ اُسے ناداری کی سختی نے تیرے روبرو لا کھڑا کیا ہے، تیرے احسان و بخشش والے دروازے پر اپنی دعا سے دستک دے رہا ہے۔ پس تو اپنے روئے کریم کو مجھ سے نہ پھیر۔ اور جو کچھ میں عرض کرتا ہوں اُس کو قبول فرمائے۔ بے شک میں نے تجھ سے یہ دعا کی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ تو بسبب میری اس معرفت کے کہ تو مہربان ہے اور رحم کرنے والا ہے مجھے محروم نہیں لوٹائے گا۔

إِلٰهِيْ أَنْتَ الَّذِيْ لَا يُحْفِيْكَ سَائِلٌ وَلَا يَنْقُصُكَ نَائِلٌ أَنْتَ كَمَا تَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا نَقُوْلُ۔

اے معبود تو ہی وہ ذات ہے جس سے مانگنے والے کا سوال تیری وسعتِ عطا کو ختم نہیں کر دیتا اور نہ ہی تیری عطا و بخشش تیرے خزانوں میں کمی کر دیتی ہے، تو ویسا ہی ہے جیسا کہ خود فرماتا ہے اور برتر ہے اُس سے جو ہم کہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ صَبْرًا جَمِيْلًا وَفَرَجًا قَرِيْبًا وَقَوْلًا صَادِقًا وَأَجْرًا عَظِيْمًا۔

اے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں صبرِ جمیل کا اور جلد کشائش کا، راست گوئی کا اور اجرِ عظیم کا۔

أَسْئَلُكَ يَا رَبِّ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ أَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ مِنَ الْخَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ۔

اے میرے پروردگار میں تجھ سے مانگتا ہوں تمام وہ بھلائی جسے میں جانتا ہوں اور جو میں نہیں جانتا، اے معبود میں تجھ سے اُس خیر کا سوال کرتا ہوں جسے تیرے صالح بندوں نے تجھ سے مانگا۔

يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَأَجْوَدَ مَنْ أَعْطٰى أَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَوَالِدَيَّ وَوُلْدِيْ وَأَهْلِ حُزَانَتِيْ وَإِخْوَانِيْ فِيْكَ وَأَرْغِدْ عَيْشِيْ وَأَظْهِرْ مُرُوَّتِيْ وَأَصْلِحْ جَمِيْعَ أَحْوَالِيْ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ أَطَلْتَ عُمْرَهُ وَحَسَّنْتَ عَمَلَهُ وَأَتْمَمْتَ عَلَيْهِ

اے سب سے بہتر ہستی جس سے سوال کیا جاتا ہے، اور وہ ذات جو سب سے زیادہ سخی ہے عطا کرنے والوں میں سے۔ مجھے عطا فرما، جو کچھ میں اپنے بارے میں، اپنے اہل کے لئے اپنے والدین کے لئے اور بیٹوں کے لئے، اور اپنے متعلقین کے بارے میں اور اپنے دینی بھائیوں کے لئے مانگتا ہوں، اور

نِعمَتَكَ وَرَضِيتَ عَنهُ وَاَحيَيتَهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً فِي اَدوَمِ السُّرُورِ وَاَسبَغِ الكَرَامَةِ وَاَتَمِّ العَيشِ اِنَّكَ تَفعَلُ مَا تَشَآءُ وَلَا تَفعَلُ مَا يَشَآءُ غَيرُكَ۔

میری زندگی کو خوشگوار بنا میری مروت کو آشکار کر، میرے تمام احوال کی اصلاح فرما اور مجھے اس گروہ میں قرار دے جن کی عمر تونے درازکی اور جن کے عمل کو تونے نیک قرار دیا۔ اور جس پر تونے اپنی نعمت تمام کی اور جس سے تو راضی ہوا، اور جسے تونے پاک و پاکیزہ زندگی، دائمی سرور اور وسیع تر بزرگی، بھرپور روزگار کے ہمراہ عطا فرمائی بے شک تو جو چاہے کرتا ہے اور جو تیرا غیر چاہے نہیں کرتا۔

اَللّٰهُمَّ خُصَّنِي مِنكَ بِخَاصَّةِ ذِكرِكَ وَلَا تَجعَل شَيئًا مِمَّا اَتَقَرَّبُ بِهِ فِي اٰنَآءِ اللَّيلِ وَاَطرَافِ النَّهَارِ رِيَآءً وَلَا سُمعَةً وَلَا اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَاجعَلنِي لَكَ مِنَ الخَاشِعِينَ۔

اے میرے معبود مجھے مخصوص کر لے اپنی طرف سے اپنے خاص ذکر کے لئے اور نہ بنا کسی شئے کو جس سے میں (تیرا) تقرّب حاصل کروں، رات کے دوران اور دن کے اطراف میں خودنمائی اور نہ ہی تعریف پسندی اور نہ ہی خود فروشی اور نہ ہی تکبرّ اور مجھے اپنے اطاعت شعاروں میں قرار دے۔

اَللّٰهُمَّ اَعطِنِي السَّعَةَ فِي الرِّزقِ وَالاَمنَ فِي الوَطَنِ وَقُرَّةَ العَينِ فِي الاَهلِ وَالمَالِ وَالوَلَدِ وَالمُقَامَ فِي نِعَمِكَ عِندِي وَالصِّحَّةَ فِي الجِسمِ

اے معبود مجھے عطا فرما رزق میں وسعت وطن میں امن اور اہل میں مال اور اولاد میں خنکی چشم اور میرے لئے اپنی نعمات میں ایک مقام اور جسمانی صحت۔

وَالْقُوَّةَ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةَ فِي الدِّيْنِ. وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ أَبَدًا مَا اسْتَعْمَرْتَنِيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ أَوْفَرِ عِبَادِكَ عِنْدَكَ نَصِيْبًا فِيْ كُلِّ خَيْرٍ أَنْزَلْتَهٗ وَتُنْزِلُهٗ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَنْتَ مُنْزِلُهٗ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مِنْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا وَعَافِيَةٍ تُلْبِسُهَا وَبَلِيَّةٍ تَدْفَعُهَا وَحَسَنَاتٍ تَتَقَبَّلُهَا وَسَيِّئَاتٍ تَتَجَاوَزُ عَنْهَا.

قوتِ بدنی اور دین میں سلامتی۔ اور مجھے ہمیشہ مامور رکھ اپنی اطاعت پر اور اپنے رسول محمد صلعم کی اطاعت پر جب تک تو مجھے زندگی بخشے اور مجھے قرار دے اپنے اُن بندوں میں سے جو بہت عبادت کرنے والے ہیں اور جن کا تیرے پاس حصہ ہے ہر خیر میں جسے تو نے نازل کیا ہے اور جسے تو نازل کرے رمضان کے مہینہ میں لیلۃ القدر میں اور جو تو نازل کرتا ہے ہر سال اس رحمت میں سے جسے تو پھیلاتا ہے اور اس عافیت میں سے جسے تو شاملِ حال فرماتا ہے اور اس آزمائش میں سے جسے تو دور فرما دیتا ہے، اور ان نیکیوں میں سے جسے تو قبول فرماتا ہے، اور ان برائیوں میں سے جن سے کو تجاوز کرتا ہے۔

وَارْزُقْنِيْ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِيْ عَامِنَا هٰذَا وَفِيْ كُلِّ عَامٍ وَارْزُقْنِيْ رِزْقًا وَاسِعًا مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ يَا سَيِّدِي الْأَسْوَاءَ وَاقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ وَالظُّلَامَاتِ حَتّٰى لَا أَتَأَذّٰى بِشَيْءٍ مِنْهُ وَخُذْ

اور مجھے اس سال اور ہر سال حجِ بیت الحرام سے نوازا اور مجھے بکثرت رزق عطا فرما اپنے فضلِ واسع سے اور میرے آقا، برائیوں کو مجھ سے دور فرما دے اور میرے قرضوں اور مظلموں کو ادا کر دے یہاں تک کہ ان میں سے کسی چیز سے مجھے اذیت

عَنِّیْ بِاَسْمَاعِ وَاَبْصَارِ اَعْدَائِیْ وَ
حُسَّادِیْ وَالْبَاغِیْنَ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ
عَلَیْهِمْ وَاَقِرَّ عَیْنِیْ وَفَرِّحْ قَلْبِیْ۔

وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ هَمِّیْ وَکَرْبِیْ فَرَجًا
وَمَخْرَجًا وَاجْعَلْ مَنْ اَرَادَنِیْ بِسُوْءٍ
مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِكَ تَحْتَ قَدَمَیَّ
وَاکْفِنِیْ شَرَّ الشَّیْطَانِ وَشَرَّ السُّلْطَانِ
وَسَیِّئَاتِ عَمَلِیْ وَطَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ
کُلِّهَا وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ
وَاَدْخِلْنِیْ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَزَوِّجْنِیْ
مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ بِفَضْلِكَ وَاَلْحِقْنِیْ
بِاَوْلِیَائِكَ الصَّالِحِیْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْاَبْرَارِ
الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْاَخْیَارِ صَلَوَاتُكَ
عَلَیْهِمْ وَعَلٰی اَجْسَادِهِمْ وَاَرْوَاحِهِمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ۔

نہ پہنچے، اور میرے دشمنوں، حاسدوں
اور شورش کرنے والوں کی شنوائی اور
بصارت کو سلب کرلے اور ان کے خلاف
میری مدد فرما اور (اس طرح) میری
آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو فرحت بخش

اور میرے لئے میرے غم واندوہ سے
رہائی اور خلاصی قرار دے اور تیری مخلوق
میں سے جو کوئی میرے ساتھ برائی کا ارادہ
کرے اسے میرے قدموں کے نیچے ڈال دے
(ذلیل کردے) اور شرِ شیطان اور شرِ حاکم
اور میری بداعمالیوں سے بچنے میں میری
کفایت فرما اور مجھے تمام گناہوں سے
پاک کردے اور اپنے عفو سے کام لیتے
ہوئے مجھے دوزخ سے پناہ دے اور اپنی
رحمت سے مجھے جنت میں داخل فرمادے
اور اپنے فضل سے میری تزویج حورالعین
سے کردے اور مجھے ملحق فرمادے اپنے
اولیائے صالحین محمدؐ اور ان کی نیک و
پاک و پاکیزہ اور خوش کردار آل سے جن
پر تیرا درود ہو اور انکے اجسام کو تو نے مقدس کیا
اور جن پر اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوئیں

اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَئِنْ طَالَبْتَنِیْ بِذُنُوْبِیْ لَاُطَالِبَنَّكَ بِعَفْوِكَ وَلَئِنْ طَالَبْتَنِیْ بِلُؤْمِیْ لَاُطَالِبَنَّكَ بِكَرَمِكَ وَلَئِنْ اَدْخَلْتَنِی النَّارَ لَاُخْبِرَنَّ اَهْلَ النَّارِ بِحُبِّیْ لَكَ۔

اے میرے معبود اور میرے آقا، تیری عزت وجلالت کی قسم ہے کہ اگر تونے میرے گناہوں پر مواخذہ کیا تو میں ضرور تیری درگزر کا طالب ہوں گا، اور اگر تونے میری کم ظرفی پر گرفت کی، تو میں ضرور تیرے کرم وبخشش کی خواستگاری کروں گا، اور اگر تونے مجھے دوزخ میں ڈال دیا تو میں ضرور اہلِ دوزخ کو اپنی تجھ سے محبت رکھنے کی خبر دوں گا۔

اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ اِنْ كُنْتَ لَا تَغْفِرُ اِلَّا لِاَوْلِیَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ فَاِلٰی مَنْ یَفْزَعُ الْمُذْنِبُوْنَ وَاِنْ كُنْتَ لَا تُكْرِمُ اِلَّا اَهْلَ الْوَفَاۤءِ بِكَ فَبِمَنْ یَسْتَغِیْثُ الْمُسِیْئُوْنَ اِلٰهِیْ اِنْ اَدْخَلْتَنِی النَّارَ فَفِیْ ذٰلِكَ سُرُوْرُ عَدُوِّكَ وَاِنْ اَدْخَلْتَنِی الْجَنَّةَ فَفِیْ ذٰلِكَ سُرُوْرُ نَبِیِّكَ وَاَنَا وَاللّٰهِ اَعْلَمُ اَنَّ سُرُوْرَ نَبِیِّكَ اَحَبُّ اِلَیْكَ مِنْ سُرُوْرِ عَدُوِّكَ۔

اے میرے معبود اور میرے آقا اگر تو اپنے دوستوں اور فرمانبرداروں کے علاوہ کسی کو نہیں بخشتا تو گنہگار کس کی طرف رُخ کریں اور اگر تو اپنے وفاداروں کے سوا کسی کو عزت نہ بخشے تو پھر سیاہ کار کس کو مدد کے لئے پکاریں، اے معبود اگر تونے مجھے جہنم میں داخل کیا تو اس میں تیرے دشمنوں کی خوشی ہوگی اور اگر تونے مجھے جنت میں داخل کیا تو اس میں تیرے نبی کی خوشنودی ہوگی اور بخدا میں جانتا ہوں کہ تجھے اپنے نبی کی خوشی اپنے دشمنوں کی خوشنودی سے زیادہ محبوب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَمْلَاَ قَلْبِیْ
حُبًّا لَكَ وَخَشْیَةً مِنْكَ وَتَصْدِیْقًا
بِكِتَابِكَ وَاِیْمَانًا بِكَ وَفَرَقًا مِنْكَ
وَشَوْقًا اِلَیْكَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
حَبِّبْ اِلَیَّ لِقَائَكَ وَاَحْبِبْ لِقَائِیْ
وَاجْعَلْ لِیْ فِیْ لِقَائِكَ الرَّاحَةَ
وَالْفَرَجَ وَالْكَرَامَةَ

اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِصَالِحِ مَنْ مَضٰی
وَاجْعَلْنِیْ مِنْ صَالِحِ مَنْ بَقِیَ
وَخُذْ بِیْ سَبِیْلَ الصَّالِحِیْنَ وَاَعِنِّیْ
عَلٰی نَفْسِیْ بِمَا تُعِیْنُ بِهِ الصَّالِحِیْنَ
عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَاخْتِمْ عَمَلِیْ بِاَحْسَنِهِ
وَاجْعَلْ ثَوَابِیْ مِنْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ
وَاَعِنِّیْ عَلٰی صَالِحِ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَ
ثَبِّتْنِیْ یَارَبِّ وَلَا تَرُدَّنِیْ فِیْ سُوْءٍ
اَسْتَنْقَذْتَنِیْ مِنْهُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے
دل کو اپنی محبت اور اپنے خوف سے،
اور اپنی کتاب (قرآن) کی تصدیق اور اپنی
ذات پر ایمان اور اپنی خشیت سے اور
اپنے شوق سے بھر دے، اے صاحبِ
جلال و اکرام اپنی ملاقات کو میرے نزدیک
محبوب بنا دے اور تو خود میری ملاقات
کو پسند فرما اور میرے لئے اپنی ملاقات کو
آسائش کشائش اور شرف کا سبب قرار دے۔
اے معبود مجھے گزرے ہوئے صالحین سے
ملحق فرما دے اور جو صالحین باقی رہ
گئے ہیں مجھے ان میں قرار دے اور مجھے
صالحین کی راہ پر لے چل اور میری نفس
کے خلاف (جہاد میں) اسی طرح مدد فرما
جیسے تو صالحین کی ان کے نفس کے خلاف جہاد
میں مدد فرماتا ہے اور میرے عمل کو
بہترین عمل پر ختم فرما اور اپنی رحمت سے
میرے اجر کو جنت قرار دے۔ اور جو پاکیزہ
عطیے تو نے مجھے دیئے ہیں ان کے مناسب
استعمال میں میری مدد فرما، اور اے میرے
پروردگار مجھے ثابت قدم بنا، اور اے

تمام جہانوں کے پروردگار جس برائی سے تو نے مجھے رہا کروا دیا ہے اس میں مجھے واپس لوٹنے نہ دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا لَّا اَجَلَ لَهٗ دُوْنَ لِقَائِكَ اَحْیِنِیْ مَا اَحْیَیْتَنِیْ عَلَیْهِ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا تَوَفَّیْتَنِیْ عَلَیْهِ وَابْعَثْنِیْ اِذَا بَعَثْتَنِیْ عَلَیْهِ وَاَبْرِءْ قَلْبِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَالشَّكِّ وَالسُّمْعَةِ فِیْ دِیْنِكَ حَتّٰی یَكُوْنَ عَمَلِیْ خَالِصًا لَّكَ۔

اے معبود میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو تیری ملاقات سے سوا کبھی ختم نہ ہو مجھے اس پر زندہ رکھ جب تک زندہ رکھے اور اسی پر موت دے جب تو موت دے۔ اور جب تو مجھے دوبارہ زندہ فرمائے تو اسی پر دوبارہ زندگی دے اور جہاں تک کہ تیرے دین کا تعلق ہے میرے دل کو ریا، شک اور ستائش جوئی سے پاک کر دے یہاں تک کہ میرا تمام عمل تیرے لئے خالص ہو جائے۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ بَصِیْرَةً فِیْ دِیْنِكَ وَفَهْمًا فِیْ حُكْمِكَ وَفِقْهًا فِیْ عِلْمِكَ وَكِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِكَ وَوَرَعًا یَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ وَبَیِّضْ وَجْهِیْ بِنُوْرِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ فِیْمَا عِنْدَكَ وَتَوَفَّنِیْ فِیْ سَبِیْلِكَ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ۔

اے معبود تو مجھے اپنے دین میں بصیرت، اپنے حکم میں فہم و فراست اور اپنے علم میں باریک بینی اور رحمت میں سے دو حصے اور ایسی پرہیزگاری جو مجھے تیری نافرمانی سے روک دے عطا فرما، اور میرے چہرے کو اپنے نور سے منور کر اور میرے لئے اشتیاق پیدا کر دے اس میں جو تیرے پاس ہے اور مجھے موت دے اپنے راستے میں اور اپنے

رسول کی ملت پر، اللہ ان پر اور ان کی آل
پر رحمتیں نازل فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ
وَالْفَشَلِ وَالْهَمِّ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ
وَالْغَفْلَةِ وَالْقَسْوَةِ وَالْمَسْكَنَةِ
وَالْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَكُلِّ بَلِيَّةٍ
وَالْفَوَاحِشِ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا
تَقْنَعُ وَبَطْنٍ لَا يَشْبَعُ وَقَلْبٍ لَا
يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَعَمَلٍ لَا يَنْفَعُ
وَاَعُوْذُبِكَ يَارَبِّ عَلٰى نَفْسِىْ وَ
دِيْنِىْ وَمَالِىْ وَعَلٰى جَمِيْعِ مَارَزَقْتَنِىْ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

اے معبود میں تیرے پاس پناہ مانگتا ہوں
کاہلی سے اور سستی سے اور اندوہ سے
بزدلی سے بخل سے اور غفلت سے اور
سنگدلی سے اور خواری سے اور ناداری سے
اور تنگدستی سے اور ہر بلا سے اور فواحش
سے، چاہے وہ ظاہر ہوں یا چھپے ہوئے.
اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے نفس سے
جو قانع نہ ہو، اور ایسے پیٹ سے جو سیر نہ
ہو سکے اور ایسے دل سے جس میں خضوع و
خشوع نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو سُنی نہ جائے۔
اور اس عمل سے جو نفع نہ دے اور اے پروردگار
میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان
کی ذات سے برائے حفاظت اپنے نفس
کی اور اپنے دین کی اور اپنے مال کی اور
اس تمام رزق کی جو تو نے مجھے عطا کیا ہے،
بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّهُ لَا يُجِيْرُنِىْ مِنْكَ اَحَدٌ
وَلَا اَجِدُ مِنْ دُوْنِكَ مُلْتَحَدًا فَلَا
تَجْعَلْ نَفْسِىْ فِىْ شَيْءٍ مِنْ عَذَابِكَ

اے معبود تحقیق تجھ سے مجھے کوئی پناہ دینے
والا نہیں ہے، اور نہ تیرے سوا کسی کو
جائے پناہ پاتا ہوں پس مجھے (میرے نفس کو)

وَلَا تَرُدَّنِي بِهَلَكَةٍ وَلَا تَرُدَّنِي بِعَذَابٍ اَلِيمٍ

اپنے عذاب کا کوئی مقام نہ بنا اور مجھے ہلاکت میں نہ چھوڑ نیز مجھے دردناک عذاب کی طرف نہ پلٹنا۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي وَاَعْلِ ذِكْرِي وَارْفَعْ دَرَجَتِي وَحُطَّ وِزْرِي وَلَا تَذْكُرْنِي بِخَطِيئَتِي وَاجْعَلْ ثَوَابَ مَجْلِسِي وَثَوَابَ مَنْطِقِي وَثَوَابَ دُعَائِي رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعْطِنِي يَا رَبِّ جَمِيعَ مَا سَاَلْتُكَ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ اِنِّي اِلَيْكَ رَاغِبٌ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

اے معبود مجھ سے قبول فرما، اور میرے ذکر کو بڑھا اور میرے درجہ کو بلند کر اور میرے بارِ گناہ کو اتار پھینک اور میرا تذکرہ میری خطاؤں کے باعث نہ فرما اور میرے بیٹھنے اور میرے کلام کرنے اور میرے دعا مانگنے کی جزا اپنی رضا اور جنت قرار دے اور اور اے میرے پروردگار وہ سب کچھ جس کا تجھ سے سوال کیا ہے، مجھے عطا فرما، اور اپنے فضل سے اس میں اضافہ فرما دے، کیونکہ اے جہانوں کے پالنے والے میں تیری طرف راغب ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْزَلْتَ فِي كِتَابِكَ اَنْ نَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنَا وَقَدْ ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا فَاعْفُ عَنَّا فَاِنَّكَ اَوْلٰى بِذٰلِكَ مِنَّا وَاَمَرْتَنَا اَنْ لَا نَرُدَّ سَائِلًا عَنْ اَبْوَابِنَا وَقَدْ جِئْتُكَ سَائِلًا فَلَا تَرُدَّنِي اِلَّا بِقَضَاءِ حَاجَتِي وَاَمَرْتَنَا بِالْاِحْسَانِ اِلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُنَا

اے معبود تو نے اپنی کتاب (قرآن) میں نازل فرمایا ہے کہ ہم معاف کر دیں اس کو جس نے ہم پر ظلم کیا ہے اور بے شک ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے پس تو ہمیں معاف کر دے، کیونکہ ہمارے مقابل تو زیادہ اہل ہے اس کا، اور تو نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کسی سائل کو اپنے دروازوں سے نہ لوٹائیں

وَنَحْنُ اَرِقَّاءُكَ فَاَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ۔

اور تحقیق میں تیرے پاس سائل بن کر آیا ہوں پس مجھے نہ لوٹا بغیر میری حاجت روائی کے، اور تونے ہمیں احسان کا حکم دیا ہے، ان پر جو ہمارے مملوک ہیں اور ہم تیرے غلام ہیں پس نجات دے ہماری گردنوں کو دوزخ سے۔

يَا مَفْزَعِي عِنْدَ كُرْبَتِي وَيَا غَوْثِي عِنْدَ شِدَّتِي اِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ وَلُذْتُ لَا اَلُوْذُ بِسِوَاكَ وَلَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ فَاَغِثْنِي وَفَرِّجْ عَنِّي يَا مَنْ يَفُكُّ الْاَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ۔

اے میرے غم واندوہ میں میری پناہ اور اے میری سختی میں میرے دادرس میں تیرے پاس ڈر کر پناہ لیتا ہوں، اور تجھ ہی کو دادرسی کے لئے پکارتا ہوں اور تیرے حضور ایسی لذت پاتا ہوں جو کہیں اور نہیں پاتا۔ اور تیرے سوا کسی سے سکون طلب نہیں کرتا، پس میری دادرسی فرما کر سکون دے، اے وہ (مالک) جو اسیر کو رہائی دیتا ہے اور اکثر خطاؤں کو معاف فرماتا ہے، میرا قلیل (عمل) قبول فرما اور بیشتر (بدعملی) سے درگزر فرما، یقیناً تو غفور الرحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَيَقِيْنًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ

اے معبود میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل پسند ہو، اور ایسے

لَنْ يُصِيبَنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرَضِّنِي مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

یقین کا جس سے میں اچھی طرح جان لوں کہ مجھے کچھ نہیں پہنچے گا سوائے اس کے جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور مجھے راضی رکھ اس زندگانی سے جو تو نے میری قسمت میں لکھ دی ہے، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

دعائے تذلل

مَولَایَ مَولَایَ اَنتَ المَولیٰ وَاَنَا العَبدُ
وَهَل یَرحَمُ العَبدَ اِلَّا المَولیٰ

میرے آقا میرے آقا تو آقا ہے اور میں غلام ہوں۔ اور سوائے آقا کے غلام پر کون رحم کریگا۔

مَولَایَ مَولَایَ اَنتَ العَزِیزُ وَاَنَا الذَّلِیلُ
وَهَل یَرحَمُ الذَّلِیلَ اِلَّا العَزِیزُ

میرے آقا میرے آقا تو عظیم الشان ہے اور میں ذلیل ہوں اور ذلیل پر سوائے عظیم الشان کے کون رحم کرے گا۔

مَولَایَ مَولَایَ اَنتَ الخَالِقُ وَاَنَا المَخلُوقُ
وَهَل یَرحَمُ المَخلُوقَ اِلَّا الخَالِقُ

میرے آقا میرے آقا تو خالق ہے اور میں مخلوق ہوں اور مخلوق پر سوائے خالق کے کون رحم کرے گا۔

مَولَایَ مَولَایَ اَنتَ المُعطِی
وَاَنَا السَّائِلُ۔ وَهَل یَرحَمُ
السَّائِلَ اِلَّا المُعطِی

میرے آقا میرے آقا تو صاحب عطا ہے اور میں سوالی ہوں۔ اور سوالی پر سوائے صاحب عطا کے کون رحم کرے گا۔

مَولَایَ مَولَایَ اَنتَ الغَنِیُّ وَ
اَنَا الفَقِیرُ وَهَل یَرحَمُ
الفَقِیرَ اِلَّا الغَنِیُّ

میرے آقا میرے آقا تو غنی ہے اور میں فقیر ہوں۔ اور فقیر پر سوائے غنی کے کون رحم کرے گا۔

مَولَایَ مَولَایَ اَنتَ المُغِیثُ وَ
اَنَا المُستَغِیثُ وَهَل یَرحَمُ
المُستَغِیثَ اِلَّا المُغِیثُ

میرے آقا میرے آقا تو فریاد رس ہے۔ اور میں فریادی ہوں۔ اور فریادی پر سوائے فریاد رس کے کون رحم کرے گا۔

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْبَاقِیْ وَاَنَا الْفَانِیْ وَھَلْ یَرْحَمُ الْفَانِیْ اِلَّا الْبَاقِیْ

میرے آقا میرے آقا تو باقی رہنے والا ہے اور میں فانی ہوں۔ اور فانی پر باقی رہنے والے کے سوا کون رحم کریگا

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الدَّائِمُ وَاَنَا الزَّائِلُ۔ وَھَلْ یَرْحَمُ الزَّائِلَ اِلَّا الدَّائِمُ

میرے آقا میرے آقا تو ہمیشہ رہنے والا ہے اور اور میں زوال پذیر ہوں۔ اور زوال پذیر پر ہمیشہ رہنے والے کے سوا کون رحم کرے گا۔

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْحَیُّ وَاَنَا الْمَیِّتُ۔ وَھَلْ یَرْحَمُ الْمَیِّتَ اِلَّا الْحَیُّ

میرے آقا میرے آقا تو زندہ ہے اور میں مُردہ ہوں: اور مُردے پر سوا زندہ کے کون رحم کریگا۔

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِیْفُ۔ وَھَلْ یَرْحَمُ الضَّعِیْفَ اِلَّا الْقَوِیُّ

میرے آقا میرے آقا تو صاحب قوت ہے اور میں کمزور ہوں: اور کمزور پر سوائے صاحب قوت کے کون رحم کریگا۔

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْکَبِیْرُ وَاَنَا الصَّغِیْرُ وَھَلْ یَرْحَمُ الصَّغِیْرَ اِلَّا الْکَبِیْرُ

میرے آقا میرے آقا تو بزرگ ہے اور میں چھوٹا ہوں۔ اور چھوٹے پر سوائے بزرگ کے کون رحم کریگا۔

مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَنْتَ الْمَالِکُ وَاَنَا الْمَمْلُوْکُ وَھَلْ یَرْحَمُ الْمَمْلُوْکَ اِلَّا الْمَالِکُ

میرے آقا میرے آقا تو مالک ہے اور میں ملکیت ہوں اور سلا بنی) ملکیت پر سوائے مالک کے کون رحم کریگا۔

دعا

ناپسندیدہ افعال سے بچنے اور شدائد زمانہ سے پناہ طلب کرنے کیلئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
هَيَجَانِ الْحِرْصِ وَسَوْرَةِ الْغَضَبِ
وَغَلَبَةِ الْحَسَدِ وَضَعْفِ الصَّبْرِ وَقِلَّةِ
الْقَنَاعَةِ وَشَكَاسَةِ الْخُلُقِ وَاِلْحَاحِ
الشَّهْوَةِ وَمَلَكَةِ الْحَمِيَّةِ وَمُتَابَعَةِ
الْهَوٰى وَمُخَالَفَةِ الْهُدٰى وَسِنَةِ
الْغَفْلَةِ وَتَعَاطِی الْكُلْفَةِ وَاِيْثَارِ
الْبَاطِلِ عَلَی الْحَقِّ وَالْاِصْرَارِ عَلَی
الْمَاْثَمِ وَاسْتِصْغَارِ الْمَعْصِيَةِ
وَاسْتِكْبَارِ الطَّاعَةِ وَمُبَاهَاتِ
الْمُكْثِرِيْنَ وَالْاِزْرَاءِ بِالْمُقِلِّيْنَ وَسُوْءِ
الْوِلَايَةِ لِمَنْ تَحْتَ اَيْدِيْنَا وَ
تَرْكِ الشُّكْرِ لِمَنِ اصْطَنَعَ الْعَارِفَةَ
عِنْدَنَا اَوْ اَنْ نَعْضُدَ ظَالِمًا اَوْ
نَخْذُلَ مَلْهُوْفًا اَوْ نَرُوْمَ مَا لَيْسَ لَنَا
بِحَقٍّ اَوْ نَقُوْلَ فِی الْعِلْمِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

اے معبود میں تیری پناہ کا طلبگار ہوں
لالچ کے ہیجان (جوش) سے اور غصے کے
بھڑکنے سے اور حسد کے غلبے سے اور صبر کے کمزور
پڑجانے سے اور قناعت کی کمی سے اور کج خلقی
سے اور خواہشِ نفس کی قابلِ نفرت ہٹ سے
اور مجنونانہ تعصب کی حکمرانی سے اور خواہشِ نفس
کی پیروی سے اور راہِ ہدایت کی مخالفت کرنے
سے اور غفلت کی نیند سے اور کلفت میں
مبتلا ہونے سے اور باطل کو حق پر ترجیح دینے
سے اور گناہوں پر اصرار کرنے سے اور (تیری)
نافرمانی کو حقیر سمجھنے سے اور امراء کے تکبر سے
اور غرباء کی تحقیر سے اور جو ہمارے ماتحت
ہوں اُن پر بُری طرح حکومت کرنے سے اور
اس کا شکر ادا نہ کرنے سے جو ہمارے ساتھ
نیک سلوک کرے یا اس سے کہ ہم ظالم کی مدد
کریں اور مظلوم کو چھوڑ دیں یا اس چیز
کی تمنا کریں جس کا ہمیں حق نہیں یا کسی علمی
مسئلہ میں بغیر علم کے کلام کریں۔

وَنَعُوْذُبِكَ اَنْ نَنْطَوِيَ عَلٰى غِشِّ اَحَدٍ وَ اَنْ نَعْجَبَ بِاَعْمَالِنَا وَ نَمُدَّ فِي آمَالِنَا۔

اور اس بات سے کہ ہم کسی کو دھوکہ دینے کے خیال کو دل میں پناہ دیں اور اس سے کہ ہم اپنے اعمال پر غرور کریں اور اس سے کہ اپنی امیدوں کو طول دیں۔ تیری پناہ چاہتے ہیں۔

وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ السَّرِيْرَةِ وَاحْتِقَارِ الصَّغِيْرَةِ وَ اَنْ يَسْتَحْوِذَ عَلَيْنَا الشَّيْطَانُ اَوْ يَنْكُبَنَا الزَّمَانُ اَوْ يَتَهَضَّمَنَا السُّلْطَانُ

اور ہم نفس کی برائی سے اور گناہِ صغیرہ کو حقیر سمجھنے سے اور اس سے کہ شیطان ہم پر تسلط جمالے یا زمانہ ہمیں خستہ حال بنادے۔ یا بادشاہ ہم پر ظلم کرے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ تَنَاوُلِ الْاِسْرَافِ وَمِنْ فِقْدَانِ الْكَفَافِ

اور فضول خرچی میں پڑنے اور کافی و موزوں روزی کے فقدان سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَمِنَ الْفَقْرِ اِلَى الْاَكْفَاءِ وَمِنْ مَعِيْشَةٍ فِي شِدَّةٍ وَمِيْتَةٍ عَلٰى غَيْرِ عُدَّةٍ

اور ہم دشمنوں کی کینہ پروری سے اور ہمسروں کی جانب احتیاج سے اور روزگار میں شدید تنگی سے اور زادِ راہ کی تیاری کے بغیر مرجانے سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحَسْرَةِ الْعُظْمٰى وَالْمُصِيْبَةِ الْكُبْرٰى وَاَشْقَى الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْمَآبِ وَحِرْمَانِ الثَّوَابِ وَحُلُوْلِ الْعِقَابِ

اور ہم عظیم حسرت اور بڑی مصیبت اور سخت ترین بدبختی اور بُرے انجام اور ثواب سے محروم رہ جانے اور نزولِ عذاب سے تیری پناہ کے طلب گار ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اَعِذْنِيْ مِنْ كُلِّ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ وَ جَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

اے معبود۔ محمدؐ اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما اور اپنی رحمت سے مجھے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان (برائیوں) سے پناہ دے۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالے۔